صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعةالمبارک مورخہ 17 جنوری 2014ء بمطابق 15 ربیع الاول 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

أَلَمۡ نَجۡعَلِ ٱلۡأَرۡضَ مِهَٰدٗاO وَٱلۡجِبَالَ أَوۡتَادٗاO وَخَلَقۡنَٰكُمۡ أَزۡوَٰجٗاO وَجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتٗاO وَجَعَلۡنَا ٱلَّيۡلَ لِبَاسٗاO وَجَعَلۡنَا ٱلنَّهَارَ مَعَاشٗاO وَبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعٗا شِدَادٗاO وَجَعَلۡنَا سِرَاجٗا وَهَّاجٗاO وَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡمُعۡصِرَٰتِ مَآءٗ ثَجَّاجٗاO لِّنُخۡرِجَ بِهِۦ حَبّٗا وَنَبَاتٗاO وَجَنَّٰتٍ أَلۡفَافًا۔ صدق اللہ العظیم۔

(ترجمہ): کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا) (بیشک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام بنایا اور رات کو پردہ مقرر کیا اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا اور نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں اور گھنے گھنے باغ۔

وآخرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

+-

جناب سپیکر: جی میڈم نگہت۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! آج جو دو پوائنٹ آف آرڈر ہیں اور دونوں بہت Important ہیں۔ ابھی جو Assembly`s premises میں ایک حادثہ پیش آیا کہ ایک پولیس والے نے ایک سینیئر صحافی کو مارا ہے اور میں سکندر خان کا، انیسہ زیب صاحبہ کا، ضیاء صاحب کا اور ہمارے جو اشفاق صاحب ہیں، ان کا، آپ کا خصوصی طور پہ شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ لوگ آئے اور آپ لوگوں نے یہاں پہ معراج صاحبہ آئی ہیں، تو میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر، کہ یہ جرنلسٹس جو ہیں، یہ اس وقت ہماری ریاست کا چوتھا ستون ہیں اور ان کے ساتھ ایسی زیادتی کرنا تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت ہی زیادہ نامناسب بات ہے اور جناب سپیکر صاحب، جب میں اور سکندر خان اور انیسہ زیب صاحبہ باہر نکلے ہیں تو یہاں پہ جو پولیس والے ہیں، ان کا رویہ بھی ہتک امیز تھا، وہ بچہ جو تھا، وہ خون میں بالکل لت پت تھا اور بالکل بے ہوشی کی حالت میں تھا جناب سپیکر صاحب! میں یہاں پہ اس فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ جو ہیں کسی بھی بندے کو At a time، چاہے وہ جو بھی ہو، ہم اس کو On the spot، ہم ایم پی ایز کی پاورز جو کہ ہم Exercise نہیں کرتے ہیں، ہمارے پاس اتنی پاور ہے As MPA کہ ہم ان کی گرفتاری کا آرڈر بھی دے سکیں اور ان کو سزا بھی دے سکیں۔ Justice of peace کے بارے میں آپ لوگ ذرا اگر یہ Books پڑھ لیں تو شاید ان تمام لوگوں کو یہ واضح، پورے پاکستان کو اور پورے KPK کو یہ پتہ ہونا چاہیے لیکن ہم ایم پی ایز وہ پاورز Exercise نہیں کرتے جبکہ یہ سپاہی لوگ جو ہیں، ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ بھی ہمارے لئے قربانیاں دیتے ہیں لیکن اس قسم کا ناروا سلوک ایک صحافی کے ساتھ جو کہ یہاں کی خبر، اچھی خبر بھی دیتا ہے اور بری خبر بھی دیتا ہے، آپ آئے، آپ نے معاملے کو نمٹایا، آپ نے فوراً اس بچے کو ہاسپٹل پہنچانے کی ہدایت کی، آپ نے ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا لیکن جناب سپیکر صاحب! آپ نے جو حکم بھی دیا ہے کہ آئی جی پی صاحب کو فوراً آپ کے چیمبر میں آنا چاہیے اور باقاعدہ اس بندے پہ ایف آئی آر ہونی چاہیے، جو بھی پولیس کا بندہ ہے اور اس کو Suspend کر کے اور پھر اس کے بعد انکوائری بھی ہونی چاہیے۔ دوسرا جناب، یہ واقعہ جو کل ہوا ہے، اس پہ پورا پاکستان اور پاکستان

کے جتنے بھی عوام ہیں اور تمام پارٹیاں جو کہ ہاؤس میں، سینیٹ میں، قومی اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ سب جو ہیں اس واقعے کی شدید مزمت بھی کرتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو کل بم بلاسٹس ہوئے ہیں سب سے پہلے تو یہ ہے کہ اس میں جو بھی، اب ہم صوبائی گورنمنٹ کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتے، اسلئے کہ میں نے کل خود پہلی دفعہ یہ بات دیکھی ہے اور میں نے یہ کہا تھا اپنی شروع دن کی سپیچ میں کہ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے، ہم ہمیشہ مثبت تنقید کریں گے اور چاہے وہ جس میں بھی ہو، ہم تنقید کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، کل کے جو یہ واقعات ہوئے ہیں اور جو مسلمان نے اپنے رب کے حضور پہلی رکعت میں اپنا سر جھکایا اور ایک دم بلاسٹ ہوا اور پھر اس کے بعد کچھ ہمارے لوگوں نے کہا کہ جی یہ سلینڈر کا ہے لیکن جونہی میں نے خبر دیکھی اور میں مرکز پہنچی، اس کے بعد میں ہاسپٹل پہنچی تو دیکھا تو Sixty four، شوکت یوسفزئی صاحب وہاں پہ موجود تھے، وہ اپنا کام بالکل، مطلب پہلی دفعہ آج میں ان کو Appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے اپنا پروگرام جو ہے، ان فرائض کو بہت اچھے طریقے سے نبھایا، اشتیاق ارمڑ صاحب تھے، ضیاء صاحب وہاں پہ موجود تھے، میں تھی، لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں سے پھر وہی سوال اٹھتا ہے کہ متفقہ قرارداد کے باوجود، متفقہ قرارداد کے باوجود جناب سپیکر صاحب! پرائم منسٹر صاحب جو ہیں، وہ ہمارے چیف منسٹر کو آج چار مہینے، اس وقت وہ چیف منسٹر ہیں، اس وقت وہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، ہم نے اپنی تمام سیاسی وابستگیوں کو بالاتر رکھ کے یہ بات کرنی ہے کہ جب لیڈر آف دی ہاؤس کو ایک پرائم منسٹر چار مہینے سے ٹائم نہیں دے رہا اور KPK کی گورنمنٹ جو ہے، اس میں جو بسنے والے لوگ ہیں، جو فاٹا کے لوگ ہیں

(مداخلت) میرا خیال ہے منور صاحب! یہ بہت زیادہ اہم ایشو ہے، اگر اپنے لوگوں کیلئے بات نہیں کر سکتے ہیں تو مجھے تو بات کرنے دیں، Interrupt کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کریں کریں۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور ہر بندے کو، چاہے وہ عورت کھڑی ہو، چاہے مرد کھڑا ہو (تالیاں) اور سنجیدگی میں اگر کوئی بندہ Interrupt صرف اسلئے کرتا ہے کہ شاید آج میں گورنمنٹ کی تعریف کر رہی ہوں تو آج ان صاحبان کو برا لگ رہا ہے کیونکہ کل تو انہوں نے حلف اٹھالیا ہے، یہ تو گورنمنٹ کے بغیر نہیں رہتے ہیں۔ (تالیاں) اور اب تو یہ واقعہ

ہو گیا جناب سپیکر صاحب، تین دفعہ جو ہے، ان کو جونہی گورنمنٹ ملتی ہے، یہ گورنمنٹ میں چلے جاتے ہیں۔جناب سپیکر صاحب! سچی بات کریں تو ہر بندے کو دل پہ لگتی ہے، بہر حال میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ جو ہمارے قائد ایوان ہیں، جو ہاؤس کے قائد ہیں، قائد ایوان ہیں، ان کو چار مہینے سے جناب سپیکر صاحب! ہمارے پرائم منسٹر صاحب ٹائم نہیں دے رہے، وہ بار بار ٹائم کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ مجھے ٹائم دیا جائے تا کہ KPK کے حالات کے مطابق ان سے بات کی جائے اور ان سے بریفنگ لی جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، میرے یہ بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ انکا اس پارٹی سے تعلق ہے، ابھی یہ اٹھیں گے، تلخی بھی ہو گی لیکن میں تلخی میں نہیں جانا چاہتی لیکن بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ کیا پرائم منسٹر صاحب کے پاس، KPKجب بالکل ختم ہو جائے گا، جب ہمیں طالبان، ہمیں دہشت گرد اور ہمیں جب بیرونی قوتیں ہمارے بچے بچے کو مار دیں گی تب پرائم منسٹر صاحب کو، تب چودھری نثار صاحب کو یہ خیال آئے گا کہ یہاںKPK بھی کوئی صوبہ ہے کہ جس نے ریفرنڈم کے ذریعے اس پاکستان کے ساتھ الحاق کیا اور آج وہ پرائم منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ہیں جناب سپیکر صاحب۔! (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! KPKکے ایک ایک بچے نے ریفرنڈم میں ساتھ دے کر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ہے۔جناب سپیکر صاحب! مجھے پرائم منسٹر کے رویئے پہ، مجھے چودھری نثار صاحب کے رویئے پہ شدید اختلاف ہے اور میں ان کے اس رویئے کی مذمت کرتی ہوں کہ قائد ایوان کو چار مہینے ہو گئے ہیں کہ وہ ٹائم نہیں دے رہے ہیں۔جناب سپیکر صاحب! اس پہ ہم سب پارٹیاں، چاہے وہ دشمن پارٹی ہے، چاہے وہ اس ہاؤس میں اقتدار کی پارٹی ہے، KPKکے لوگوں کے مسائل پہ ہم سب ایک ہیں جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اب وہ ہمیں ٹائم دیں، ہمارے سی ایم کو ٹائم دیں، ہمیں آ کے یہاں پہ In camera briefingچاہیے اور اگر وہ ہمیں In Camera Briefing نہیں دیں گے، ہمیں نہیں سنیں گے تو پھر یہ اسمبلی کے ہم لوگ جو ہیں، ہم جا کے وہاں پہ قومی اسمبلی کے سامنے بیٹھ کے ہم دھرنا دیں گے اور KPKکی اور فاٹا کے لوگوں کی آواز وہاں تک پہنچائیں گے۔تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ میں مفتی جانان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ کل کے واقعے کے حوالے سے دعا کرلیں۔ مفتی جانان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: مطلب یہ کہ سرکاری آقاؤں کو اپنے گھر سے نکالیں گے، پھر بات کرتے ہیں آپ لوگ۔ (قہقہے)

محترمہ نگہت اورکزئی: اب وہ اپنے گھر سے نہیں نکلیں گے تو یہی کریں گے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

مفتی سید جانان: یوے وړې غوندې خبرې اجازت غواړم۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آج جو ایجنڈا ہے چونکہ کل ایک بہت بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اگر ہاؤس کی اجازت ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پہ ایک پراپر ڈسکشن، ڈیبیٹ ہو۔ تو مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه به ډیر په تفصیل نه، وختنئ خبره به جی نه بیانوم، زه به صرف د درې ورځو نه مخکښې دا حالات جی بیان کړم۔ دغه صوبه کښې جی د درې ورځو نه مخکښې خبره ده چې په یو ورځ باندې دې یو صوبه کښې کلاچی کښې جناب سپیکر صاحب، بم بلاسټ اوشو، اووه کسان سره د ایس ایچ او زخمیان شو۔ هم هغه ورځ باندې جی بیا د ملک قاسم د ایم پی اے صاحب، کور ته چا بم کیښودلو، حجرې ته ئے چا بم کیښوودلو، څوک مړه وی یا نه وی مړه خو بم هلته کښې بلاسټ شو۔ بیا جناب سپیکر صاحب، کوهاټ کښې هم په هغه ورځ باندې یوه لویه قیصه اوشوه، جهګړا اوشوه، کسان زخمیان شو وړکښې۔ په هم هغه ورځ باندې جناب سپیکر صاحب، ریګی للمه کښې دوه پولیس سپاهیان په، بم بلاسټ شو او دوه کسان شهیدان شو وړکښې، هم هغه ورځ باندې جناب سپیکر صاحب، امان ګړه نوشهره کښې د پینځه کسانو لاشونه برآمد شو هیڅ څه پته ئے اونه لګیدله چې څوک وو او ولې وژلې شوی دی او کوم ځائې نه راغلی دی؟ جناب سپیکر صاحب، هم په هغه ورځ ستاسو ضلع کښې صوابئ کښې د حساس ادارې اهلکار هلته کښې قتل کړلی شو۔ جناب سپیکر صاحب، زه دغه خبرې ته ډیر حیرانیږم چې ځنی خبره خو هغه خلق چې غرونو کښې ناست دی، هغوی وائی چې

دا مونږ اوکړه خو دا پرون خبرې هغوی علی الاعلان اووئیل چې دې سره زمونږ هیڅ څه تعلق نشته دے۔ مخکښې ورځو کښې چرچ باندې دهماکه شوې وه، هغوی اووئیل چه دې سره زمونږ هیڅ څه تعلق نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، ځنو ځایونو کښې مونږ دا خبره هم اورو چې خلق وائی چې مونږ ملک بچ کوؤ، دا د ملک بچ کیدو د پاره دا هر څه مونږ کوؤ خو جناب سپیکر صاحب، زه به دا ګزارش اوکړم چې دا ملک، دا په پښتنو باندې بچ کیږی، د ملک خوشحالی د پښتون وینه کښې لیکلې شوې ده، د ملک خوشحالی د پښتون بدنامی لیکلې شوې ده۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو یقین اوکړئ، دې پنجاب ته مونږ لاړ شو، د خلقو بچی سبقونه وائی او د پښتنو د بچو سره ټوکرئ وه، کباړ ټولوی۔ جناب سپیکر صاحب، که ملک بچ کوی، که ملک ته زمونږ د وینې ضرورت وی نو مونږ انکار نه مخکښې کړے دے، د دې خاورې په پښتنو او نه به بیا کوی خو چې دا کوم خلق وائی چې مونږ دا ملک بچ کوؤ، یو-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یو عرض مې کولو۔ زمونږ صحافی ورونړه هغوی دې وخت کښې دغه کښې نه دی او ډیر اهم ډیبیټ دے نو زه وایم که یو کس دوه هغوی پسې ولیږو چې هغوی خو دغه ته راولی ځکه چې مونږ ورسره یو Commitment هم وکړو او دویمه دا ده چې په دې دوران کښې به مونږ دا باقی بزنس لږ مخکښې کړو۔ نو زه وایم چې میډیا موجود وی چې دا ډسکشن وشی که ستاسو اجازت وی۔ ټهیک شوه جی۔ سکندر صاحب او حبیب الرحمان صاحب! دا صحافیان چې دی-----

مفتی سید جانان: میډیا والا ملګری، دا کومه قیصه چې شوې ده، د دغې قیصې مونږه مذمت کوؤ، دا جی صحیح کار نه دے شوے چې دا کومه قیصه شوې ده۔ د حکومت کسان د لاړ شی، هغه ملګری د راولی۔ د جرګې په طور باندې د ورشی او یو کمیټی د تشکیل کړلے شی چې چا مطلب دا دے دا دراندازی کړې ده، د هغه خلاف د کارروائی وشی۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان۔

نکته اعتراض

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، دا هاؤس د دې صوبې ټولو کښې لوئے فورم دے او بیا خصوصاً تاسو چونکه د دې هاؤس'کنوینر' هم یئ د دې هاؤس دغه یئ نو ستاسو Status، ستاسو عزت چې هغه په مونږ ټولو باندې لازم دے او مونږ ټولو د پاره تاسو یو شان دغه یئ خو جناب سپیکر! دا اسمبلی چې مونږ چلوؤ نو څه رولز، څه دغه به Follow کوؤ او د هغې مطابق به ئے چلوؤ ځکه چې صرف دا نه چې دې وخت سره مونږ دا اسمبلی چلوؤ او د دې کارروائی دغه کوؤ، دا د سبا د پاره به هم چونکه د دې Precedents جوړیږی او په هغې کښې به مختلف خلق دا کارروائی گوری او چې هغوی گوری نو کم از کم دا ورته ښکاره کیدل پکار دی چې اؤ د څه قانون لاندې، څه د رولز لاندې دا کارروائی کیدله۔ هغه بله ورځ تاسو جناب سپیکر، د هاؤس فنانس کمیټی مو جوړه کړله، ډیر ښه کار مو وکړو، پکار وه چې جوړه شی، دا پکار وه چې د دې نه مخکښې جوړه شوې وے خو جناب سپیکر! په هغې کښې یو شے چې کوم ما ته په هغې کښې لږ دغه دے، هغه دا دے چې جی که تاسو رول 205 وگورئ نو د رول 205 لاندې: "Who may move motion. (1) Except as otherwise provided in these rules, a motion or amendment which requires notice may be moved only by the Member giving notice."

جناب سپیکر! دیکښې صرف زما دغه دا وو چې بالکل د دې 193 لاندې هم تاسو سره اختیار شته او تاسو دغه هم کولے شئ خو پکار دا وه چې دا چا ممبر موؤ کړے وے او هغه دغه کړے وے او بیا تاسو هاؤس ته دا کوئسچن Put کړے وے نو هغه به لږ بهتر د هغې به دغه تلو۔ د هغې دوه وجوهات دی، یو دا جناب سپیکر! چې چونکه د هاؤس فنانس کمیټۍ مشر هم تاسو یئ، د هغې چیئرمین هم تاسو یئ او چې بیا تاسو موشن هم موؤ کړئ، کوئسچن هم تاسو Put کړئ، کمیټی هم تاسو جوړه کړئ نو هغه ټول چې دے، هغه لحاظ سره لږ Conflict of interests هم پکښې راځی او لږ هغه شان ټهیک نه ښکاری۔ دویم جناب سپیکر! که 154 لاندې مونږه وگورو نو د هغې لاندې یو پروسیجر هم Lay down شوے دے، د کمیټو د پاره یو طریقه کار، په هغې کښې الیکشن دے یا گنې بیا دا دے چې کم از کم Consultations with the Parliamentary Leaders خبره ده نو پکار دا ده چې مونږ لږ ډیر دے، نور هغه زمونږ ټولو په تاسو باندې اعتماد دے

او مونږ به هغه لحاظ سره دغه کوؤ خو پکار دا ده چې کم از کم یو ټول Consensus واخستلے شی او د ټولو نه تپوس وشی نو زما خیال دے هغه لږ بهتره طریقه به دغه کیږی۔ نو جناب سپیکر، زما دا یو دغه وو، په دې باندې ما تاسو نه رولنګ غوښتولو چې تاسو په دې باندې دغه وکړئ ځکه چې سبا به د نن نه لس کاله پس، شل کاله پس، پینځویشت کاله پس به څوک د دې کارروائی راوالی او بیا په هغه وخت کښې دا سوچ کوی چې یره د اسمبلۍ ممبرانو هغه شان رولز Follow نه کړل یا پروسیجر نه وو Follow شوے نو د هغې به میسج ښه نه ځی۔ نو زما دا یو پوائنټ آف آرډر وو، په دې باندې به زه ستاسو رولنګ غواړم۔

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ما جی ستاسو نوټس کښې یو ضروری خبره راوستله، هغه درې ځله، دوه ځله په ایجنډا باندې 'پرائیویټ ممبر ډے' راغله او هغه 'پرائیویټ ممبر ډے' باندې د مختلف ایم پی ایز حضراتو بزنس موجود وو خو چونکه هغه اجلاس په هغه ورځ باندې د بدقسمتۍ نه و نه کړے شو نو زه د دې ټول هاؤس هغه احساساتو او جذباتو ترجمانی کوم او تاسو ته ریکویسټ کوم چې په دې Next week کښې د مونږ له 'پرائیویټ ممبر ډے' راکړے شی او خاص کر زه به د پیر د ورځې ریکویسټ کوم چې په هغې باندې د دوې بلونه چې د چا څه پرائیویټ بزنس وی نو چې هغه په هغه ورځ باندې سرته اورسی۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات بالکل سمجھ گیا، جو آپ کی ریکویسٹ ہے کہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' جو ہے نا، تو میں ایوان میں پیش کرتا ہوں اس کو، ٹھیک ہے؟ میں ایوان کے سامنے یہ مظفر سید صاحب کی ریکویسٹ رکھ رہا ہوں، آیا ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' بروز منگل مورخہ 21-01-2014 کو رکھا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں۔

اراکین: ہاں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا جی۔ دا ایجنډه به مخکښې کړو۔ اچھا یہ کچھ Leave applications ہیں، وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ چھٹی کی درخواستیں: جناب قلندر خان لودھی صاحب، ایڈوائزر-15

2014-01-تا2014-01-17، جناب مشتاق غنی صاحب 2014-01-16تا2014-01-28، جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب، ایڈوائزر 2014-01-17، جناب ملک ریاض خان، ایم پی اے 2014-01-17، جناب زاہد خان درانی صاحب، 2014-01-17، جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے 2014-01-17، جناب محمود خان، ایم پی اے 2014-01-17، جناب گل صاحب خان خٹک صاحب 2014-01-17، جناب ملک نور سلیم خان 2014-01-17۔ یہ میں ہاؤس کے سامنے ان کی درخواستیں رکھ رہا ہوں، توجہ ہے میری طرف؟ منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔ اچھا یہ اور بھی ہیں جس میں: جناب عنایت اللہ خان، وزیر بلدیات 2014-01-17، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 2014-01-17، جناب افتخار مشوانی صاحب 2014-01-17، محترمہ خاتون بی بی، ایم پی اے 2014-01-17۔ ان کی درخواستیں آپ کے سامنے، آپ توجہ رکھیں جی، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہاں بنوں سے ہمارے صحافی بھائی آئے ہیں، میں اس معزز ایوان میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرے خیال میں جب تک صحافی حضرات نہیں آتے، ہم تھوڑا ایجنڈے کو آگے لے کر جاتے ہیں۔

ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(بیواؤں اور خصوصی افراد کیلئے ویلفیئر فاؤنڈیشن)

Mr. Speaker: Item No. 7: The honorable Special Assistant for Social Welfare Department, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the Table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa Widows and Special Persons Welfare Foundation Ordinance, 2013. Honourable Special Assistant for Social Welfare, please.

ڈاکٹر مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): مسٹر سپیکر! Sorry-----

جناب سپیکر: چونکه ستا سو په مشوره باندې مونږ دا د سکشن د پاره دغه ورکړو دا خو مختصر ایجنډا ده کنه، مونږ وایو چې د سکشن دې باندې لږ کهلاؤ وشی نو هغوی، هغه به----

مفتی سید جانان: دا زمونږ کوئسچنز دی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کوئسچنز به ډیفر کړو بله ورځ ته کنه۔ ٹھیک شوه جی، اؤ۔

Special Assistant for Social Welfare: Mr. Speaker, Sorry I wasn't given this chit but anyway, it is given to me now and I want to place this Bill before the House, on behalf of the Chief Minister. This Bill is the Khyber Pakhtunkhwa, Widows and Special Persons Welfare Foundation, 2013.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا ہائر ایجوکیشن سکالرشپ انڈومنٹ فنڈ)

Mr. Speaker: Item No. 7 (b): The Honourable Minister for Higher Education, on behalf of the honorable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Scholarship Endowment Fund Ordinance, 2013. Arif Yousaf Sahib.

Mr. Arif Yousaf (Parliamentry Secretary for C&W): I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa Higher Education Scholarship Endowment Fund Ordinance, 2013, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز: ٹائم ہمارے پاس ہے، یہ کوئسچنز آور شروع کرتے ہیں، کوئسچنز آور کا ٹائم ہے ہمارے اس پہ۔ کوئسچن نمبر 757، جناب زرین گل صاحب۔ (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 758، زرین گل صاحب، ایم پی اے۔ (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 759، زرین گل صاحب۔ (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 7، سوری 824، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 824 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا حکومت خیبر پختونخوا نے سرکاری ملازمین کیلئے قرضہ حسنہ گریڈ 1 تا 15 بنوولنٹ فنڈز سے سکیم شروع کرر کھی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ، سول سیکرٹریٹ کیلئے خصوصی گرانٹ مختص کی جاتی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ذیلی ادارہ میں شامل کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 12-2011 اور 13-2012 میں ذیلی اداروں کیلئے کتنا فنڈز مختص کیا گیا اور سیکرٹریٹ کیلئے کتنا فنڈز مختص ہوا اور جن جن ملازمین کو قرضہ حسنہ دیا گیا، ان کی تفصیل دی جائے، نیز اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ میں شامل کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کیلئے اس قرضے کی سہولت محکمہ خزانہ کے زیر اہتمام فراہم کی گئی ہے۔ بنوولنٹ فنڈ سیل صرف درخواستوں کی وصولی اور قرعہ اندازی کی خدمات انجام دیتا ہے۔

(ب) محکمہ خزانہ 10-2009 سے دو علیحدہ Functional Head میں فنڈ مذکورہ سکیم کے تحت جاری کرتا ہے۔ مذکورہ Functional Head درج ذیل ہیں:

1۔ سول سیکرٹریٹ ملازمین 2۔ جنرل ایمپلائز۔

چونکہ بنوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذور ہیں۔

(ج) محکمہ خزانہ نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران مذکورہ سکیم میں درج ذیل فنڈز جاری کئے:

مالی سال	سول سیکرٹریٹ ایمپلائز	جنرل ایمپلائز
2011-12	5 کروڑ	4 کروڑ
2012-13	2 کروڑ	4 کروڑ

نیز جن ملازمین کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران قرضہ حسنہ دیا گیا، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے دو ضمنی کوئسچنز ہیں اس کوئسچن کے اوپر۔ ایک تو سر، میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ، سول سیکرٹریٹ کیلئے خصوصی گرانٹ مختص کی جاتی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ذیلی ادارے میں شامل کیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ چونکہ بنوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن

میں کوئی وضاحت دینے سے معذرت ہے۔جناب سپیکر صاحب، یہی کوئسچن پچھلی اسمبلی میں آیا تھا اور 07-09-2012 کو سابق سپیکر صاحب نے اس کے متعلق رولنگ بھی دی تھی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے بلکہ یہ Independent ادارہ ہے اور اس کے باوجود انہوں نے سوال میں لکھا ہے کہ ہم اس کا جواب دینے سے معذرت خواہیں۔تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بھی، خواہ کرامت اللہ چغرمتی صاحب ہوں یا اسد قیصر صاحب ہوں، تو کیا یہ چیئر جو ہے، یہ سب کیلئے قابل احترام نہیں ہے؟ اور پھر آپ کے رولنگ دینے کے باوجود، سپیکر کی رولنگ دینے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ جواب دینے سے معذرت خواہیں، تو جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ جو انہوں نے کہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آرٹیکل 87 میں اسمبلی کو Separate ادارے کا درجہ حاصل ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس میں اسمبلی ممبران کا جو کوئسچن کرتے ہیں ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ جناب سپیکر صاحب، آپ کی چیئر کا اور آپ کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے کہ انہوں نے، ابھی یہ متعدد ادارے جو ہیں، وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارے کے طور پر لکھ رہے ہیں جبکہ آئین کے اندر مکمل طور پر یہ ذیلی ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ آرٹیکل 87 میں Each House shall have a separate Secretariat، تو اس لئے جناب سپیکر صاحب، اتنا زور آور سپیکر صاحب چیئر کے اوپر بیٹھا ہوا اور پھر اسکے سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ بار بار لکھا جائے، تو میں چاہونگا کہ ایک دفعہ پھر اسکے اوپر تمام محکموں کو پابند کیا جائے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ایک Independent ادارہ ہے اور اسکو آئندہ کیلئے ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے۔ایک تو یہ میرا ضمنی کوئسچن ہے اور دوسرا سر، میں نے اپنے کوئسچن میں یہ پوچھا ہے کہ یہ جو قرضہ حسنہ کے طور پر ملازمین کیلئے فنڈ مختص کیا جاتا ہے تو انہوں نے مالی سال 12-2011 کو سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کیلئے پانچ کروڑ روپے اور جنرل ایمپلائز کیلئے چار کروڑ روپے رکھے ہیں اور اس سال دو کروڑ روپے سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کیلئے اور جنرل ایمپلائز کیلئے چار کروڑ روپے رکھے ہیں۔جناب سپیکر صاحب، یہ جنرل ایمپلائز صوبے کے غالباً لاکھوں ملازمین ہوتے ہیں اور سول سیکرٹریٹ میں زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار ملازمین ہوتے ہیں، تو ان کیلئے اور جنرل ایمپلائز کیلئے فنڈ اتنا کم رکھنا، کیا یہ انکے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ اس میں جو انہوں نے یہ قرضہ حسنہ دیا ہے، سول سیکرٹریٹ کے 348 اور 163 اور 113، یہ کوئی 526 آدمیوں کو انہوں نے دیا

ہے اور جنرل ایمپلائز کو صرف ڈھائی سو ملازمین کو اس میں شامل کیا گیا ہے تو یہ جنرل ایمپلائز کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کے اوپر وضاحت کی جائے اور کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے تاکہ آئندہ کیلئے کوئی ادارہ جو ہے، وہ اسمبلی کو Attach ادارہ نہ لکھے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب! داسې نه شي کيدے، کوئسچن روان دے، دوئ د جواب ورکړی۔ جی جی۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): یہ جواب مجھے ابھی موصول ہوا ہے، یہ کافی لمبا چوڑا انہوں نے Answer دیا ہے تو اگر آپ Allow کرتے ہیں تو میں ذرا نلوٹھا صاحب کے ساتھ اسکو ڈسکس کرکے، اگر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر کمیٹی کے حوالے کردیں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب! آپ کے بولنے سے پہلے ایک وضاحت میں کروں، شاہ فرمان صاحب! کہ یہ ایک Independent ادارہ ہے، آئندہ کیلئے اسکو ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے۔

(تالیاں)

وزیر اطلاعات: اچھا جناب سپیکر، جو آپ بہتر سمجھتے ہیں، اگر تو نلوٹھا صاحب اس پر Agree ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں کیونکہ اسکا بڑا لمبا چوڑا Answer ہے اور اگر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو پھر فیصلہ کرلیں گے، اگر کمیٹی کے حوالے کرنا ہے تو پھر کمیٹی کے حوالے کردیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا نلوٹھا صاحب! اسکو کمیٹی کے حوالے کریں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، یہ لمبا چوڑا Answer نہیں ہے جی، یہ جواب لمبا چوڑا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سوال بڑا شارٹ ہے تو میرے خیال کے مطابق اسکو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، یہ شاہ فرمان صاحب بھی اسکے ساتھ Agree ہونگے اور کمیٹی میں، چونکہ لاکھوں ملازمین کا مسئلہ ہے جی،

صوبے کے لاکھوں ملازمین کا مسئلہ ہے، یہ ذرا تعین ہو جائے کہ کس کا کیا حق ہے اور کس کا کیا حق ہے اور کس طرح اسکو دینا چاہیئے؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ ایک دفعہ بیٹھ جائیں، اگر یہ مطمئن نہ ہوئے تو پھر انکی بات صحیح ہے لیکن اگر یہ مطمئن ہو گئے ڈیپارٹمنٹ کے Answer سے اور Consultation کے بعد تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر کمیٹی کے حوالے کر دینگے۔ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں نلوٹھا صاحب سے کہ اگر۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ پڑا ہوا ہے، یہ صرف میرے Answer کا جواب ہے تو اس کے اوپر میرے خیال کے مطابق گورنمنٹ کے کافی پیسے خرچ ہوئے ہیں تب یہ جواب آیا ہے اور ہم تب ہی کوئی سوال کرتے ہیں جب کہیں کسی کی حق تلفی ہو رہی ہو تو میرے خیال کے مطابق جب یہ کمیٹی میں جائے گا، اس میں آپ بھی ہونگے، میں بھی ہونگا اور محکمے کے لوگ بھی ہونگے اور ہم سب بیٹھ کے اس میں، اسکا کچھ ازالہ کر لینگے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! آپ کی مرضی، ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، امید کرتے ہیں، کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ بھی Agree کریں۔ اب فی الحال انکے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 801, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee, 824? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کول غواړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر؟ یہ Questions / Answers ختم ہو جائیں تو اسکے بعد، اسکے بعد آپ کو ٹائم دیں گے۔ کوئسچن نمبر 825، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 825۔ اسکے بعد آپ کو موقع دینگے، اسکے بعد آپ کو موقع دینگے۔ نلوٹھا صاحب! آپ بات کریں۔ کوئسچن نمبر 825، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں کوئسچن دیکھ رہا تھا۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 825۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 825، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔ نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، آپ بات کریں۔

* 825 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بنوولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) بنوولنٹ فنڈ بلڈنگ کے کرائے کی مد میں ماہانہ آمدن کی تفصیل برائے سال 2011 سے 2013 تک فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، بنوولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تعمیر بنوولنٹ فنڈ سے عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) بنوولنٹ فنڈ بلڈنگ کرائے کی مد میں ماہانہ آمدن کی تفصیل برائے سال 2010-11,2011-12 اور 2012-13 درج ذیل جدول میں پیش خدمت ہے:

مالی سال	ماہانہ آمدن	سالانہ آمدن
2010-11	1,805,000/- روپے	21,660,000/- روپے
2011-12	1985,5000/- روپے	23,826,000/- روپے
2012-13	2,184,000/- روپے	26,208,000/- روپے

جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اچھاجی۔ نلوٹھاصاحب جواب سے مطمئن ہیں۔ابھی آپ کا سردار صاحب، کوئسچن نمبر838 سردار حسین بابک۔

* 838 _ جناب سردار حسین: کیاوزیرامداد بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف)آیا یہ درست ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے صوبے کے اکثر اضلاع میں بڑی تباہی ہوئی ہے جس سے اکثر مقامات پر کچی پکی سڑکوں اور پلوں کو نقصان پہنچا ہے ;

(ب)آیا یہ بھی درست ہے کہ Account-IV ختم کرنے کی وجہ سے ضلعی انتظامیہ کے پاس ایمرجنسی کیلئے فنڈز دستیاب نہیں ہیں ;

(ج)اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایمرجنسی میں اضلاع کے پاس Account-IV کے متبادل کونسانظام یاذریعہ ہے، نیزایمرجنسی کیلئے استعمال ہونے والافنڈ کیوں بند کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یاسین خان خلیل(مشیر برائے فزیکل پلاننگ): (الف)جی ہاں، متعلقہ اضلاع سے حاصل کردہ رپورٹ اور اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے ڈی آئی خان، ٹانک، بنوں، پشاور، سوات، چترال، صوابی، شانگلہ، ہری پور، کرک، چارسدہ، نوشہرہ، بونیر اور لکی مروت میں کچی اور پکی دونوں قسم کی سڑکوں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچا ہے۔

(ب)ایمرجنسی اخراجات Account-IV سے نہ پہلے کئے جاتے تھے، نہ ہی اب کئے جاتے ہیں۔ یہ اخراجات پہلے بھی ریلیف اکاؤنٹ سے کئے جاتے تھے اور اب بھی کئے جاتے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کیلئے نیشنل بینک میں اس مقصد کیلئے Designated account موجود ہے اور رہے گا۔ سال 2010 میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے تجربہ کے پیش نظر ہر سال سیلاب سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کے مشورہ سے بھرپور تیاری کی جاتی ہے اور پیشگی منصوبہ (Monsoon Contingency Plan) بنایا جاتا ہے جس میں پی ڈی ایم اے اور ڈپٹی کمشنروں کو درکار فنڈز اور اشیائے ضروریہ کا مکمل جائزہ لیا جاتا ہے اور کمی کو قبل از وقت دور کیا جاتا ہے۔اس سال بھی یہ منصوبہ بنایا گیا اور حسب ضرورت اضلاع کو فنڈز اور اشیائے ضروریہ

بروقت فراہم کی گئیں۔ (جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز اس وقت بھی اضلاع کے پاس 124.16 ملین کے فنڈز موجود ہیں جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ ایمرجنسی فنڈ بند نہیں کیا گیا بلکہ حسب ضرورت بروقت فراہم کیا گیا۔ چونکہ ریلیف کے اخراجات Account-IV سے نہیں بلکہ مخصوص (Designated) اکاؤنٹ سے کئے جاتے ہیں لہذا متبادل نظام کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بیا جواب مونږ ته ملاؤ دے۔ دلته ډیپارټمنټ لیکلی دی په جواب کښې په "ب" کښې چې محکمہ ماہی پروری، محکمہ ماہی پروری کو براہ راست کوئی بیرونی امداد جو ہے وہ نہیں ملی، البتہ محکمہ ماہی پروری کو صوبائی حکومت سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبے Establishment of Model Farms in Private Sector in District Peshawar, Nowshera and Mardan گورنمنٹ آف پنجاب کی بجٹ گرانٹ کے تحت 24 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن نمبر ٹھیک ہے؟ یہ کوئسچن نمبر 838 یہی ہے نا، 838 ہے نا؟ (مداخلت) نہیں جواب اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے سپیکر صاحب، تاسو نه خو ډیره زیاته ښنه توقع کوؤ، مونږ به هم Tamper نه Loose کوؤ که تاسو لږه موقع مونږ ته راکوله نو شاید چې دا دومره تلخئ به نه پیدا کیده او شاید دا ماحول به هم نه پیدا کیدو۔ زه په سوال باندې د خبرې نه مخکښې ریکویسټ صرف دا کوم سپیکر صاحب! چې دې هاؤس په ډیره متفقه توګه باندې تاسو ته اختیار درکړو د کمیټئ د جوړولو۔ مونږ بیا هم ریکویسټ کوؤ سپیکر صاحب! چې په ځائے د دې چې دلته نه کوئسچنې چې دی، هغه هلته تاسو Differ کوئ یا ریفر کوئ، مونږ دا بیا بیا ریکویسټ کوؤ تاسو ته چې که د اپوزیشن د طرف نه، ځکه چه مونږ اورو، تاسو سره مونږه په دې حواله ملاؤ شوی نه یو ځکه چې تاسو دلته کښې وئیل چې تاسو به اپوزیشن پارلیمانی لیډران چې شومره دی، هغوی سره به کښینو او هغوی سره به خبره کوؤ۔ تر اوسه پورې کم از کم زه دا وئیلے شم

چې د اے این پی د طرف نه یا جے یو آئی مشران ناست دی، د مسلم لیگ ملګری هم ناست دی چې تاسو کله هم مونږ سره رابطه کړې ده چې مونږ راشو او مونږ کښینو که تاسو ته څه مشکل وی چې هغه مشکل ختم شی او دا کمیټۍ جوړې شی، دا ضمنی خبره مې کول غوښتل سپیکر صاحب، او د سوال جواب چې دے، صحیح ده زه ترینه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر850،جناب سردار حسین بابک صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا عبدالستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو۔

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فضل الٰہی صاحب! یہ کوئسچنز آور ختم ہوجائے، آپ کو موقع دیتے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: سر، سوال 838 میں انہوں نے جواب دیا ہے "ب" جز کا، کہ سال 2010 میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے تجربہ کے پیش نظر ہر سال سیلاب سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کے مشورہ سے بھرپور تیاری کی جاتی ہے اور پیشگی منصوبہ بندی،Monsoon Contingency Plan بنایا جاتا ہے جس میں پی ڈی ایم اے اور ڈپٹی کمشنروں کو درکار فنڈز اور اشیائے ضروریہ کا مکمل جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ 2010 میں جو سیلاب آیا، اس میں سیلاب کے بعد آج تک جو Houses damage compensation جو گورنمنٹ نے دیا تھا، وطن کارڈ کی صورت میں یقیناً پورے صوبے میں کافی اضلاع میں، وطن کارڈ کی کسی کو دو قسطیں ملی ہیں، کسی کو تین قسطیں ملی ہیں لیکن چوتھی قسط نہیں ملی ہے، تو میں چاہونگا کہ پی ڈی ایم اے اور گورنمنٹ اس میں جو باقی پی ڈی ایم اے کے حوالے سے جو وطن کارڈ کی قسطیں ہیں، اس میں گورنمنٹ کا کیا ارادہ ہے، کیا پروگرام ہے؟ تاکہ ان متاثرین کو جو انکا حق ہے، پانچواں سال جارہا ہے، انکو وطن کارڈ نہیں ملا ہے تو پورے صوبے کی اس میں بات ہے۔ گورنمنٹ ذرا بتائے تو مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب! نہیں اس کا کوئی، بہر حال اس نے ضمنی کوئسچن کیا ہے اور میں ایک وضاحت کرونگا۔ چونکہ سردار حسین بابک صاحب نے جو Point raise کیا ہے، ایک تو اس وقت تمام، میرے خیال میں ہمارے جتنے بھی معزز اپوزیشن ممبران بیٹھے ہیں، میں نے تمام Concerned سے مشاورت بھی کی ہے اور بات بھی کی ہے اور Regularly جب میں اس کو فائنل سائن کر رہا تھا کمیٹیوں کو، تو اس کے حوالے سے بھی میں نے جو 'کنسرنڈ' پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر کوئی پارلیمانی لیڈر موجود نہیں تھا تو اس کے دوسرے (ساتھی رکن) سے، اور آپ شاید ملک سے باہر تھے تو آپ کے ساتھ، مجھے Idea نہیں تھا کہ کس کو، لیکن Otherwise میں نے تمام سے Consult کیا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ Consultation نہیں ہوئی ہے۔ جناب یاسین خلیل صاحب! آپ اپنی Explanation دے دیں، مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ آپ (مداخلت) جناب یاسین خلیل صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): جناب سپیکر صاحب! دا کوئسچن چې دے جی، 838 دا خو سردار حسین بابک صاحب کړے دے جی، دلته او هغوی۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! اس پر میں نے سپلیمنٹری کیا ہے۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: بنه جی۔ سپلیمنٹری کیا ہے، ٹھیک ہے۔ اس میں تو جواب موجود ہے جی کہ ہمیں متعلقہ اضلاع سے جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں، ان کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے ڈی آئی خان، ٹانک، بنوں، پشاور، سوات، چترال، صوابی، شانگلہ، ہری پور، کرک، چارسدہ، نوشہرہ، بونیر اور لکی مروت میں کچی اور پکی دونوں قسم کی سڑکوں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچا ہے اور پھر نیچے بھی ڈیٹیل ہے۔

جناب سپیکر: اس نے ضمنی کوئسچن کیا ہے وطن کارڈ کے بارے میں۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: کس کے بارے میں؟

جناب سپیکر: وطن کارڈ کے بارے میں صوبائی حکومت کا کوئی ارادہ ہے، وطن کارڈ جیسے۔۔۔۔۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: وہ اس طرح تھا جی، اس ٹائم 2010 میں جو سیلاب آیا تھا نوشہرہ اور دیگر علاقوں میں، یہ اس ٹائم تھا جی۔ اب اس کی ضرورت ہی نہیں ہے، لہذا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، کوئسچن نمبر850۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یاسین خلیل! داسې ده چې پرون په سوات کښې د تحصیل کبل ټول خلق راوتی وو په دې سلسله کښې، او هغوی د وطن کارډ دا کوم چې ستار خان خبره وکړه، په دې سلسله کښې راوتی دی۔ هغوی ته Compensation نه ملاویږی، بیا هغوی پی ډی ایم اے داسې کړی دی چې هغوی کیټګریز جوړ کړی دی۔ اول دا وه چې د هوټل هغوی به Compensation ورکولو، د دکان به ئے ورکولو، اوس صرف هاؤس یونټس هغوی اخستی دی او دا نور چې کله مخکښې اخستی دی، هغه ئے ترینه کټ کړی دی۔ زما خیال دے په دې باندې تاسو یو خپل پی ډی ایم اے خپل میټنګ وکړی او یو Strategy چې خلقو ته، هغه خلقو ته کم ازکم کورونو ته خو دا څیز ملاؤ شی کنه ځکه چې هغوی پرون د محب الله خان په حلقه کښې دوه ورځې مخکښې مکمل شټرډاون وو، پوره ټریفک بند وو۔ دا پوره صوبائی مسئله ده نو دا به ډیر ښه وی۔

جناب سپیکر: جناب یاسین صاحب۔ (مداخلت) جی محمد علی خان۔

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زمونږ دې کوم ورونړو چې کوم د وطن کارډ خبره وکړه، حقیقت دا دے چې د دوئ خپل د ذات سره تعلق نشته خو د هغې علاقې د عوامو او خپل د دې حلقې د دې پبلک ډیمانډ کوی۔ لکه په دې مسئله کښې د دې پی ډی ایم اے سره زمونږ هر دویمه دریمه ورځ میټنګ کیږی، چونکه دا Flood affected area کښې زه پخپله یم، دیر اپر کښې هم تباهی کړې ده، چونکه د وطن کارډ دا ایشوز دی، زما خپل د حلقې د ډیرو خلقو کارډونه چې دی، هغه پینډنګ دی، اولنے انسټالمنټ شوے دے، دویم پاتې دے، دریم پاتې دے۔ دوئ چې کومه خبره کړې ده، دې وطن کارډ په مد کښې دا دی، څه که فلډ نه بعد یو ایس ایډ مختلف فیډرل ګورنمنټ پروګرامونه وو، هغوی دوئ ته فنډنګ کولو، دوئ ورکولو نو چونکه زه خپل دې ورونړو ته وایم چې په دیکښې به یو مشاورت وکړو، چونکه دا صوبائی سبجیکټ دے نه، هغوی ته چې په کوم

مد کښې ورته پیسه ملاویده، دا پیسې فیډرل ګورنمنټ ورکولې، اوس هغه پروګرام ختم دے، په دیکښې زه پخپله ډیر Confuse یم چې خلق مونږ نه نور مکمل ډیمانډ کوی او پی ډی ایم اے سره څه شے شته نه، هغه ته یو ایس ایډ او فیډرل ګورنمنټ په هغه وخت کښې فنډنګ کولو اوس هغه پروګرام Close شوے دے۔ نو انشاءالله زه خپل دې ورونړو ته وایم چې په دیکښې به کښینو، هغوی سره به هم میټنګ وکړو چې فیډرل ګورنمنټ سره دا خبره ډسکس کړو۔ د یو درې ورځې مخکښینئ خبره ده، زما ورسره میټنګ شوے دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: *یاسین صاحب! Answer اس کا دے دیں تاکہ اس کے بعد نماز کیلئے وقفہ کریں گے۔*

<u>*جناب یاسین خان خلیل(مشیر برائے فزیکل پلاننگ)*</u>: 2010 کښې جی هغه کوم سیلاب راغلے وو، هغه ډیر غټ سیلاب وو، زمونږ د صوبې په تاریخ کښې هغه ډیر غټ سیلاب وو، هغه ټائم د وطن کارډ ډیر زیات ضرورت وو څنګه چې زمونږ دې ورور خبره وکړه، فیډرل ګورنمنټ او یو این ایچ سی آر او یونائیټډ نیشن هغه ټائم فنډونه ورکړی وو، اوس هغه وطن کارډ هغه ټائم ختم شو خو مونږ دیکښې تفصیل ورکړے دے، دیکښې لیکلی دی، دا 'الف' و'ب' کښې پورا تفصیل دے چې مونږ هر یو ډپټی کمشنر او زمونږ پی ډی ایم اے هلته چې کوم د لوخو سامان دے یا نور چې کوم ایمرجنسی کښې فلډ سره Related کوم څیزونه دی، هغه مونږ هلته دستیاب کړی دی او هغه تقریباً وطن کارډ په ذریعه خو هغوی ته به نقد پیسې ملاویدې، هغه سامانونه به پرې اخستل۔ اوس هم هغه سامان زمونږه ډپټی کمشنر آفس کښې هلته سټور دے او چا ته ضرورت وی، هغوی ته هغه ملاویږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں نماز اور چائے کیلئے تقریباً آدھا گھنٹہ۔* Thirty minutes۔

(ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>*محترمہ نگہت اورکزئی*</u>: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی (مداخلت) کوئسچنز ابھی بہت ہیں، دو تین چار رہتے ہیں۔ میڈم! ایک منٹ، یہ کوئسچنز آور، یہ دو تین رہتے ہیں، یہ تھوڑا ختم ہو جائے، اس کے بعد آپ بات کرلیں نا جی۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جو میں بات کرنے لگی ہوں، یہ بہت زیادہ Important ہے۔ آپ نے جناب سپیکر صاحب، باہر حکم دیا تھا کہ آئی جی پی صاحب کو یہاں پہ آنا چاہیے، ابھی تک نہ آئی جی پی آیا ہے اور نہ ہی سی سی پی او آیا ہے اور نہ ہی کوئی اور پولیس کا بندہ آیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مجھے فون کیا ہے، وہ آرہے ہیں، تقریباً دس پندرہ منٹ میں پہنچ جائیں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کیونکہ آپ کی یہ کارروائی جو ہے، یہ نہ کوئی اخبار والا لے گا اور نہ کوئی ٹی وی والا لے گا اور نہ ہی کچھ، تو یہاں پہ آپ اگر ہاؤس میں بات کرتے بھی ہیں تو باہر کے لوگوں کو تو پتہ نہیں چلے گا کہ کارروائی میں کیا ہوا ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ لوگ یہ کوئسچنز اور یہ تمام چیزیں اگلے دن کیلئے رکھ لیں کیونکہ میڈیا کے بغیر تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ایک تو یہ کہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! اس کی انکوائری ہونی چاہیے، سب کچھ پتہ لگ جائے گا کہ کس کا قصور ہے، باہر کیمرے لگے ہوئے ہیں کیونکہ یہاں پہ اسمبلی کے Premises میں یہ حادثہ ہوا ہے تو کیمرے سے یہ ہوگا کہ اگر آپ کچھ لوگوں کی کمیٹی بنالیں تو وہ کیمروں کی مدد سے وہ تمام چیزوں کو Sort out کرلیں گے کہ کون گنہگار ہے اور کون گنہگار نہیں ہے؟ تو اسی میں جو ہے، وہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: بہتر، بہتر، بہتر، بلکہ میں اس طرح کرتا ہوں، اس سے پہلے کہ آئی جی پی صاحب نے بھی فون کیا ہے، ابھی پہنچ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سی سی پی او بھی پہنچ آئے گا اور وہ کہیں پھنسے ہوئے ہیں، تھوڑا دور ہیں تو وہ بھی کوشش کریں گے، پہنچ آئیں گے۔ تو بالکل اس کیلئے ہم ایک کمیٹی بناتے ہیں، جس میں حبیب الرحمان صاحب، اور دو نام اس میں ڈالتے ہیں، کوئی اپوزیشن سے ایک دو ڈالیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، نلوٹھا صاحب! آپ ہو جائیں گے اس میں اور جعفر شاہ صاحب اس میں ہو جائیں، ٹھیک ہے؟ تین لوگ، حبیب الرحمان صاحب اور جعفر شاہ صاحب اور نلوٹھا صاحب، آپ تین ہو جائیں گے۔ایک کمیٹی اس کی، اور جو بھی Recommendation ہو اس کے مطابق کر لیں گے۔ یہ جو پولیس اور ساتھیوں کا جو واقعہ ہوا ہے، ٹھیک ہے، یہ Concerned Minister بھی آپ کے ساتھ آ جائے گا، شاہ فرمان۔ جی جی، ہاں جی۔

محترمہ معراج ہمایون: مونږه واچوه ورکښې۔

جناب سپیکر: بالکل، آپ کو بھی ڈال لیں گے، 'موسٹ' ویلکم، ہاں جی معراج ہمایون۔ اچھا جی یہ کوئسچنز آور ابھی پھر سے شروع کرتے ہیں، کوئسچن نمبر کونسا ہوا تھا، 850 ہو گیا تھا؟ کوئسچن نمبر 850، اچھا نہیں اس طرح کرتے ہیں، 850، سردار حسین بابک صاحب۔ کوئسچن نمبر 850، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 850 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کونسے ممالک اور مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد ملی ہے، نیز مذکورہ رقم کن کن مدات میں استعمال ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس کو بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملی ہے:

1۔ محکمہ ماہی پروری۔ 2۔ محکمہ زراعت تحقیق۔

محکمہ ماہی پروری کی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ ماہی پروری کو براہ راست کوئی بیرونی امداد نہیں ملی، البتہ محکمہ ماہی پروری کو صوبائی حکومت سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبے Establishment of Model Farms in Private Sector in District Peshawar,Nowshera and Mardan گورنمنٹ آف جاپان کی بجٹ گرانٹ کے تحت 24.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

مذکورہ منصوبے کے تحت ضلع پشاور، نوشہرہ اور مردان میں 25ماڈل فش فارمز بنائے جانے تھے۔

ریلیز شدہ فنڈز و خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ریلیز شدہ فنڈز	خرچہ	خرچ کی تفصیل
2011-12	6.200ملین روپے	2.358ملین روپے	یہ رقم مشینری و آلات کی خریداری کی مد میں خرچ کی گئی۔ مذید برآں مچھلی تالابوں کیلئے موزوں جگہ کا تعین کیا گیا۔
2012-13	14.894ملین روپے	14.054ملین روپے	19 مچھلی تالابوں کی تعمیر جن کا رقبہ ایک ایکڑ فی تالاب ہے اور ان تالابوں کو بچہ مچھلی کی فراہمی وخوراک کیمیکل وغیرہ
2013-14	.	.	رواں سال مختص شدہ بجٹ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا لہذا کوئی خرچ نہیں ہوا۔

محکمہ زراعت تحقیق: محکمہ زراعت تحقیق کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا منصوبہ: محکمہ زراعت تحقیق کے ذیلی اداروں، پیر سباک نوشہرہ کو سیلاب جبکہ مینگورہ سوات کو طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ ان اداروں کی بحالی کیلئے پی ڈی ایم اے کی وساطت سے حکومت اٹلی نے Italian Emergency Cooperation Agency کے ذریعے مذکورہ اداروں کیلئے رقم مختص کی۔

سال 12-2011 کی سرگرمیاں: پہلے مرحلے میں اس ایجنسی نے خوردنی اجناس پیر سباک نوشہرہ اور زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ سوات کو مختلف قسم کی زرعی مشینری، دفتری سامان اور لیبارٹریز کیلئے مختلف سازو سامان مہیا کیا اور یہ تمام خرید حکومت اٹلی نے خود اپنی زیر نگرانی کی۔
سال 13-2012۔ کی سرگرمیاں: دوسرے مرحلے میں مختلف عمارتوں کیلئے رقم مختص کی گئی جن میں دفتر، لیبارٹریز، سٹور، دریا کی طرف کچھ حصے میں حفاظتی دیوار، لفٹ ایگریگیشن سسٹم کے کمرے بنانے، پمپ کی فراہمی، آبی کھالوں کی مرمت تھریشنگ فلور اور سڑک کے کچھ حصے کی مرمت شامل ہے۔ اندازے کے مطابق حکومت اٹلی تقریباً تیس ملین رپے سے زیادہ رقم لگا چکی ہوگی۔ ان اداروں کو رقم فراہم نہیں کی گئی بلکہ یہ کام حکومت اٹلی نے خود اپنی زیر نگرانی انجام دیا۔
دوسرا منصوبہ: ضلع سوات میں Oyster 'کھمبی' کی کاشت اور نگہداشت کیلئے German Government Cooperation (GTZ-MRP) نے تقریباً18.420 ملین روپے سال 2012 میں فراہم کئے تھے۔ یہ رقم سوات کی دو یونین کونسلوں، چار باغ اور گلی باغ میں کھمبی کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے استعمال کی گئی۔
تیسرا منصوبہ: زرعی تحقیقاتی ادارہ ترناب پشاور میں حکومت آسٹریلیا اور حکومت پاکستان کے تعاون سے مالٹے کی کاشت اور نئی اقسام کو متعارف کرانے کیلئے Enhancement of Citrus Value Chains Production in Pakistan & Australia Through Improved Orchard Management Practices منصوبے کے تحت گزشتہ تین سالوں میں درج ذیل رقم فراہم کی:

سال	ریلیز شدہ فنڈز	خرچہ	خرچ کی تفصیل
2011 2012 2013	2.35.452 3.42.000 6.73.735	20.04,62 3.22.767 6.72.324	یہ رقم مختلف تربیتی پروگراموں، گاڑیوں کی مرمت زرعی ادویات، مالٹے کی اقسام کی بیماریوں اور حشرات کے حملے سے بچانے کیلئے سکرین ہاؤس کے بنانے اور تنخواہوں کی مد میں خرچ کئے گئے۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا جواب خو ډیپارټمنټ ورکړے دے، په دیکښې دا (ب) جز چې دے، د دې په جواب کښې دوئ لیکلی دی چې "محکمہ زراعت تحقیق کے ذیلی اداروں پیر سباک نوشہرہ کو سیلاب جبکہ مینگورہ سوات کو طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھاناپڑا" سپیکر صاحب! که منسټر صاحب دا وضاحت لږ وکړی په دې نه پوهیږو چې "طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھاناپڑا" که د دې لږ وضاحت وکړی نو بیا به لږ اسانه شی۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

جناب شہرام خان(وزیرزراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مهربانی جی۔ سردار صاحب خبره وکړه جی، دیکښې کوم Details ئے چې ورکړی دی، Actually چې کله سوات کښې دهماکې کیدې او کله سکولونه تباه شوی دی یا داسې نور ځایونه تباه شوی دی، په هغې کښې د ایګریکلچر هم بلها ځایونه چې کوم دے نو هغې ته نقصان رسیدلے شوے دے، د هغې په بنیاد باندې چې کوم دے نو په دیکښې خبره کړې ده جی، نور Details که بیا سردار صاحب وائی نو ورته Further نور Details هم مونږ ورکولے شو۔

جناب سپیکر: جی جناب سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، پوهه یو خو زما یقین دا دے هغوی وائی چې دا دوئ لیکلی دی ډیپارټمنټ جواب کښې چې "طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھاناپڑا" د دې که لږ وضاحت وشی چې طالبان کی وہ کونسی سرگرمیاں تھیں؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان(وزیرزراعت): (قہقہہ) سردار صاحب دوئ هغه وخت کښې خو خیر دوئ په حکومت کښې هم وو، د دوئ خپل یو دغه هم وو، ډیټیل به ورله زه سردار صاحب له، ډیپارټمنټ سره به ئے کښینوم، پورا به ورله ورکړی، مطلب سرگرمیاں خو Basically چې کوم هغه-----

جناب سپیکر: دهماکې شوې دی۔

وزیرزراعت: بم د هما کې وې، نقصانات کوم شوی دی نو هغه د زما په خیال الفاظ لږ مخکښې وروستو کیدے شی خو مطلب ئے هم دغه دے۔ نو سردار صاحب د لږه گزاره وکړی او خبره نور کلیئر ده نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: اچھا، کوئسچن نمبر 851، یہ ختم کرتے ہیں، کافی ایجنڈا ہے۔ سردار صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

* 851 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کونسے ممالک اور مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد ملی ہے، نیز مذکورہ رقم کن کن مدات میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ کو حکومت جاپان نے ورکنگ ویمن ہاسٹل حیات آباد، پشاور کی تعمیر کیلئے کاؤنٹر فنڈ (CVP) سے مبلغ-/9,62,00,000 روپے مہیا کئے ہیں جن میں سے-/4,81,00,000 روپے Executive Engineer, Building Division-II محکمہ تعمیرات، پشاور کو جاری کئے گئے ہیں جبکہ مذکورہ رقم خرچ کرنے کے بعد بقایا رقم جاری کی جائے گی۔

ضمیمہ (الف): جائیکا جاپان کے تعاون سے ہری پور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکیم-120243 ‘Capacity building of government officers for promotion of social participation of persons with disability in District Haripur (JICA Funded)” کیلئے تین سالوں میں کل 9.846 ملین روپے مہیا کرے گا لیکن یہ رقم جاپانی ٹیکنکل ایکسپرٹس کے ذریعے خرچ کی جائے گی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ دا هم چې کوم جواب دے، بالکل سپیکر صاحب! زمونږ د دې سوالونو بنیادی مقصد صرف دا وو او دا دے چې هاؤس ته هم پته ولگی، بیا ټول قام ته او ټول عوامو ته هم دا پته ولگی چې آیا دا څومره انټرنیشنل ډونرز دی یا دا انټرنیشنل کمیونټی ده، دوئ صوبائی حکومت سره او بیا مختلف ډیپارټمنټ سره او مختلف سیکټرز کښې دوئ مونږ سره څومره څومره مرستې کوی، بیا که چرې د دې خبرې نه هم لږ اجتناب وشی ځکه چې دا

Bifurcation په جواب کښې چې یره محکمې سره ډائریکټ امداد نه کوی او صوبائی حکومت سره داسې کوی، بالکل په دې باندې ټول پوهېږی او علم ورته هم وی۔ جواب نه بالکل زه مطمئن یم سپیکر صاحب! خو دا ده چې په کوم کوم سوال کښې او په دغه جوابونو بیا د دوئ په راروان وخت کښې د دې هم لږ وضاحت وکړی نو ډیره زیاته مهربانی به وی او زه د جواب نه سپیکر صاحب! د دے سوال نه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: میڈم! بس اس نے کہہ دیا کہ مطمئن ہوں، اگر آپ کچھ Comments کرنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے Otherwise میں آگے جاتا ہوں۔ آپ کچھ بولیں گی؟

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں جی۔

جناب سپیکر: Okay, okay thanks۔ اچھا یہ کوئسچن نمبر 826، گوہر علی شاہ صاحب آئے ہیں؟ چونکہ وہ نہیں ہیں لہذا سوال نمبر 826، 827، 839اور 852 Lapse ہوگئے، وہ نہیں ہیں تو یہ Lapse ہوگئے۔ کوئسچن نمبر 845، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 845 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں حلقہ PK-85 میں قندیل تیرات میں لفٹ ایریگیشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی جس کیلئے بجٹ میں 73لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا ٹینڈر بھی ہوا ہے جس کا افتتاح مقامی ایم پی اے سید جعفر شاہ نے خود کر کے اس پر کام کا آغاز بھی کیا تھا۔ اسی سال تھوڑا کام کیا گیا لیکن بعدازاں کام کو ادھورا چھوڑ دیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم پر کام کب تک شروع کیا جائے گا اور مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل کیا جائے گا، نیز کئی سالوں سے التواء میں رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر زراعت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں حلقہ PK-85 میں قندیل تیرات میں لفٹ ایریگیشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی جس کیلئے بجٹ میں 73لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ (ADP No.525 during 2009-10)۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا ٹینڈر ہوا تھا اور کام کے آغاز کا افتتاح مقامی ایم پی اے سید جعفر شاہ صاحب نے کیا تھا۔ سکیم پر کام جاری تھا کہ سال 2010 کے سیلاب کی وجہ سے جاری کام سیلاب کی نذر ہو گیا۔ سیلاب کے بعد سکیم پر دوبارہ کام کا آغاز ہوا۔

(ج) مذکورہ سکیم جون 2013 میں مکمل ہوئی۔ کام پر کل لاگت 6.496 ملین آئی۔ ایس ڈی او پیسکو خوازاخیلہ کو برائے بجلی وٹرانسفارمر کیلئے مبلغ 808432 روپے جون 2013 میں ادا کئے گئے لیکن ابھی تک بجلی کنکشن مہیا نہیں کیا گیا۔ واپڈا حکام کو بذریعہ چھٹی نمبر A-1162/11 مورخہ 10/12/2013 نمبر 1654/1-M مورخہ 22/11/2013 نمبر 20/1-M مورخہ 8/1/2013 نمبر A-639/1 مورخہ 6/6/2013 نمبر 1335/1-M مورخہ 16/9/2013 نمبر 150/1-M مورخہ 23/10/2013 اور نمبر 1355/1-M مورخہ 10/9/2013 کے ذریعے یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ جونہی واپڈا سکیم کو بجلی کا کنکشن فراہم کرے گا سکیم کو دیکھ بھال اور چلانے کیلئے متعلقہ کاشتکاروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں کافی حد تک اس جواب سے مطمئن ہوں سر، صرف یہ ہے کہ انہوں نے پتہ نہیں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، نو لیٹر واپڈا کو بھجوائے ہیں اور ابھی تک واپڈا والے یہ ایک واٹر سپلائی سکیم ہے تیرات کے علاقے میں، اور واپڈا والے، جو پہلی چھٹی انہوں نے لکھی ہے، وہ نومبر میں لکھی ہے اور نہیں بلکہ، یس نومبر میں، اور ابھی تک واپڈا والے اس ٹیوب ویل کو کنکشن نہیں دے سکے۔ تو یہ واپڈا تو ہمارا بہت بڑا بابا بن گیا ہے جی، اس کے ساتھ کیا کریں؟

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): مہربانی سپیکر صاحب۔ د سید جعفر شاہ صاحب کوئسچن جی Already خو چونکه دا د دوئ په حلقه کښې هم دے او دوئ Already پخپله افتتاح هم کړې ده نو دوئ ته پوره ډيټيل د هر يو شی معلوم دے خو Answer کښې ورته هم باقاعده، چې واپډا ته مونږ ډيپارټمنټ ځومره ډيرې ليټرې کړې دی، هغه ټول ډيټيلز په ډيکښې شته دے۔ واپډا کنکشن نه ورکوی جی لګيا دے، تاسو سره د واپډې او د صوبائی حکومت مسئلې خو که په هغې شروع شم نو بيا يو اوږد داستان دے، شاه فرمان صاحب پرې ځان له بلها دغه کړے دے، نور ورونړو پرې کړے دے نو هغې کښې Already ډيپارټمنټ لګيا

دے جی او زمونږ پرې Serious concerns هم څکه دی چې Already يو
پراجيکټ شوے دے نو پکار ده چې واپډا Handover کړی او ستارټ ئے کړی،
کنکشن ورله ورکړی خو مونږ به ان شاءالله بيا ورکښې زه به دا اووايم جعفر
شاه صاحب ته چې مونږ او ډيپارټمنټ دوئ سره به کښينی او چې حل ورله
رااوباسلے شو، تيزئ سره کيدے شی نو مونږ به رااوباسو ان شاءالله جعفر شاه
اميد دے مطمئن به وی چې زه څه وايم۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ اگراس طرح کریں، شاہ فرمان صاحب کے حوالے کرتے ہیں اس کو
(قہقہے) کہ د واپډې ده او-----

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: I am satisfied, ji ۔ویسے واپڈا کے ساتھ میں خود بھی رابطہ کروں گا۔

Mr Speaker: Okay, Question No. 853, Syed Jafar Shah Sahib.

* 853 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سوات کے پہاڑی سٹیشن کالام میں زرعی تحقیق کیلئے کئی ایکڑ اراضی خریدی گئی تھی جس پر وہاں کی آب وہوا کی موافق فصلوں، پھلوں اور دیگر پر ضروری تحقیق کی جانی تھی جس کیلئے دفتر بھی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تحقیقی مرکز میں فرائض کی انجام دہی کیلئے ضروری عملہ بھی موجود ہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اس تحقیقی مرکز سے اب تک کیا استفادہ کیا گیا ہے، نیز زمینداروں کو کیا فائدہ ہوا ہے؛

(ii) مذکورہ مرکز میں موجود عملہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز سٹیشن کیلئے درکار عملہ پورا موجود ہے، اگر نہیں تو محکمہ نے اس کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب شہرام خان(وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، کالام میں زرعی تحقیق کیلئے پانچ ایکٹر اراضی خریدی گئی ہے جس میں وہاں کی آب وہوا کے موافق پھلوں اور غیر موسمی سبزیوں پر تحقیق کیلئے عملہ موجود ہے۔

(ب) Kalam Summer Station زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ سوات کا سب سٹیشن ہے، جو مینگورہ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سٹیشن کیلئے نہ کوئی بجٹ ہے اور نہ پوسٹیں لیکن زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ کے محدود بجٹ سے چلایا جارہا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(i) مذکورہ تحقیقی مرکز کے ذریعے زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ نے سیب کی 16 اقسام، ناشپاتی کی 10 اقسام، چیری کی 19 اقسام اور غیر موسمی سبزیات متعارف کرائی ہیں جو زمینداروں کے کھیتوں میں لگائی گئی ہیں۔ اسی سال یعنی 2013 میں اٹلی سے میوہ جات کی مختلف اقسام امپورٹ کی گئی ہیں جو جانچنے (Evaluation) کیلئے Kalam Summer Station میں لگائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل کاغذی اخروٹ کی اچھی اقسام جو کہ ملاکنڈ کے مختلف علاقوں سے اکھٹی کی گئی ہیں، بھی لگائی گئی ہیں۔ نیز ہر سال مذکورہ سٹیشن میں زمینداوں کیلئے یوم زمینداران اور تربیتی پروگرامات کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اچھی اقسام کے باغات اور غیر موسمی سبزیات سائنسی بنیادوں پر لگانا شروع کریں۔ کافی حد تک زمینداروں نے سائنسی بنیادوں پر باغات اور غیر موسمی سبزیاں شروع کر دی ہیں جس کی وجہ سے ان کی آمدن میں کثیر اضافہ ہوا ہے۔

(ii) مذکورہ سٹیشن کیلئے منظور شدہ عملہ (Sanctioned posts) نہیں ہے لیکن زرعی تحقیقاتی ادارے مینگورہ کی طرف سے دو مستقل فیلڈ ورکرز تعینات کئے گئے ہیں اور تین چوکیدار یومیہ تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ موسم گرما شروع ہوتے ہی تحقیقاتی عملہ کالام سٹیشن میں مشاہدات اکٹھے کرنے کیلئے پہنچ جاتا ہے۔ نیز محکمہ نے گزشتہ دور حکومت میں مذکورہ سٹیشن کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبائی حکومت کو پی سی ون کے ذریعے پراجیکٹ جمع کیا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ پروگرام اہمیت حاصل نہ کر سکا۔

جناب جعفر شاہ: سر، یہ کالام میں ریسرچ پلانٹ کافی عرصہ پہلے قائم ہوا تھا، اس کو بیس پچیس سال ہو گئے ہیں اور اس میں انہوں نے کافی جوابات بہت ڈیٹیل سے دیئے ہیں، I am thankful۔ میری منسٹر صاحب! آپ کی توجہ کیلئے ایک یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ایک پی سی ون انہوں نے جمع کیا تھا کہ وہاں پہ مقامی

سٹاف ہو اور وہاں پہ، کیونکہ وہاں پہ ان کی بلڈنگز موجود ہیں، وہاں پہ ان کے دفاتر موجود ہیں کالام میں (کے آئی ڈی پی) کے زمانے میں وہ بنے تھے، تو ابھی مینگورہ سے جو لوگ جاتے ہیں، ان کیلئے بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے اور کلاس فور بندہ اگر مینگورہ سے جا کے کالام میں نوکری کرے تو اسکی تنخواہ تو وہاں کھانے پینے پہ جائے گی، تو یہ میری سپیشل ریکویسٹ ہوگی کیونکہ وہ وہاں پہ ماؤنٹین ریسرچ سٹیشن ہے کالام، اور وہاں پہ اگر اس ریسرچ سٹیشن کو ہم کامیاب کروا سکیں تو That will be a major break through in the economy of the local people۔ اس سال تو نہیں ہو سکا، میری ریکویسٹ ہوگی کہ آئندہ بجٹ سیشن میں اس کیلئے آپ اس پہ خصوصی توجہ رکھیں تاکہ ہم اس کیلئے وہاں پہ پورا سٹرکچر بنائیں اور وہاں پہ کالام کے مقامی لوگوں کو بھرتی بھی کروائیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری، سر۔

جناب سپیکر: یہ نہیں، (مداخلت) ہاں کالام میں بھی اس طرح کچھ ہے؟ اچھا اچھا چلو، ستار صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ سپلیمنٹری۔ اب جناب شہرام صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): سپیکر صاحب! یقیناً کالام کښې چې کوم ریسرچ سټېشن دے او هغې له کومه زمکه Acquire شوې ده او ر جعفر شاه صاحب خبرې سره زه اتفاق کوم، چونکه هلته سټاف Permanent نشته، د مینګورې سب سټېشن دے دا، نو هغه چې کله Winter شي نو هغه بند شي، چېSummers راشي، موسم ښه شي نو دوئ ورته بیا سټاف د مینګورې نه ولیږي۔ یقیناً د دوئ خبرې سره زه اتفاق کوم، د مینګورې او سوات کالام تر مینځه کافي فاصله ده او کلاس فور وغیره یا هلته سټاف، کلاس فور خصوصاً چونکه هغوی سره خپل څه کنوینس نه وی نو هغوی هلته تلل راتلل ورته مسئله وی، زه دوئ سره اتفاق لرم، ان شاء الله فیوچر کښې به د دې د پاره مونږ پلاننګ وکړو چې Permanent staff هلته مونږه Acquire کړو ان شاء الله جي۔ تهینک یو، جي۔

جناب سپیکر: آئی جی پی صاحب بھی پہنچ چکے ہیں اور ان کے دیگر پولیس حکام بھی پہنچ چکے ہیں تو ہم نے تو کمیٹی بنائی ہے، میں شاہ فرمان صاحب سے، چونکہ یہ دو کو نسچنز اور رہتے ہیں، اس کے بعد جو آپ نے بات کی

ہے صحافیوں کے ساتھ، تو آئی جی پی صاحب بھی پہنچے ہیں تو شاہ فرمان صاحب! آئی جی پی صاحب چیمبر میں بیٹھے ہیں، آپ ان سے مل لیں، اس کے بعد، ہمیں ایک دو کوئسچنز، اچھا یہ کوئسچن ختم کرتے ہیں، اس کے بعد۔ جناب سید جعفر شاہ صاحب، 854۔

* 854 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا سوات میں مدین کے مقام پر ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل، تحقیق اور تربیت کیلئے ٹراؤٹ فش فارم اور ٹریننگ مرکز بھی موجود ہے جس کا قیام 1966 میں عمل آیا ہے؛

(ب) 86-1985 میں مذکورہ مرکز میں تربیت اور ریسرچ مرکز بھی قائم کیا گیا تھا جس میں پرائیویٹ فش مارمنگ کیلئے کافی سہولیات موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ مرکز سے کتنے زمینداروں کو تربیت دی گئی، ان میں سے کتنے زمینداروں نے اپنے فارمز بنائے ہیں، نیز مذکورہ مرکز سے کتنا تخم پبلک اور پرائیویٹ فارمز کو فراہم کیا گیا؛

(ii) مذکورہ فارمز نے اب تک کتنی تعداد میں Stocking کی ہے اور اس سے اوسطاً سالانہ کتنی مچھلی فروخت کی جاتی ہے؛

(iii) مذکورہ فارمز کی اوسط آمدن اور اخراجات کی تفصیل ائیر وائز فراہم کی جائے نیز مذکورہ فارم کو بیرونی اداروں سے کتنی امداد موصول ہوئی ہے اور اسکو کس مد میں خرچ کیا گیا ہے؛

(iv) مذکورہ تحقیقی مرکز نے کون کونسی ریسرچ کی ہے اور پرائیویٹ فارمز کی حوصلہ افزائی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؛

(v) اس اہم اور واحد ادارے کو مستقبل میں مزید فعال بنانے کیلئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے، اسکو مزید فعال بنانے میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، سوات مین مدین کے مقام پر ٹراؤٹ مچھلی کی کامیاب افزائش نسل کیلئے 1961 میں مدین کے قریب ایک گاؤں ٹانگاڑ میں مرکز بنایا گیا جو سطح سمندر سے 4339 فٹ کے بلندی پر واقع ہے۔ اس طرح ماضی کی کوشش حال کی کامیابی ثابت ہوئی اور سوات کے

ٹھنڈے پانیوں میں ٹراؤٹ مچھلی اپنی خوبصورتی اور لذت کی وجہ سے سیاحوں اور شکاریوں کی توجہ کا مرکز بن گئی۔

(ب) 86-1985 سے پہلے ہچری ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش اور دریاؤں میں بچہ مچھلی چھوڑنے کیلئے استعمال کی گئی اور اسکی فروخت بازاروں یا ہوٹلوں میں ممنوع تھی۔ اس کی ضرورت محسوس کی گئی کہ ٹراؤٹ مچھلی کو تجارتی مستحکم اور عام آدمی کے استعمال کیلئے مستقل بنیادوں پر فراہمی کیلئے ایک سکیم اکواکلچر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ منظور ہوئی جس کی بدولت امریکہ سے 1985 میں پہلی دفعہ Rainbow Trout کے انڈے منگوا کر ہچری میں افزائش نسل کیلئے استعمال کئے گئے اور درآمد شدہ انڈوں کو کامیابی سے مارکیٹ سائز مچھلی تک بڑھایا گیا اور اس طرح پہلی دفعہ پاکستان میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل تجارتی بنیادوں پر شروع ہوئی۔

85-1984 سے اب تک پچیس فصل (Crop) لی گئی ہے اور اسی طرح پراجیکٹ کی بدولت اب تک تقریباً 155 میٹرک ٹن تک ٹراؤٹ مچھلی عام آدمی کے استعمال کیلئے مہیا کی گئی ہے اور پرائیویٹ فارموں اور سرکاری ہیچریوں کیلئے بچہ مچھلی بھی مہیا کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(i) مذکورہ مرکز سے اب تک تقریباً پانچ سو مختلف طبقہ فکر کے لوگوں مثلاً یونیورسٹی سٹوڈنٹس صوبہ پنجاب، سندھ، بلوچستان، اور اپنے صوبے کے زمینداروں اور محکموں کے افسران و اہلکاروں اور سٹاف کو ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش، خوراک، انڈے نکالنے کے طریقوں، انتظام اور ٹراؤٹ بچوں کی افزائش، نگہداشت و خوراک کے بارے میں تربیت دی گئی ہے۔ اب تک پرائیویٹ سیکٹر میں جتنے ٹراؤٹ فارمز بنائے گئے ہیں انکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ فارم کی اوسط آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایئر وائز ایوان کو فراہم کی گئی، نیز بیرونی اداروں سے کوئی امداد نہیں لی گئی ہے۔ البتہ سیلاب سے تباہ کاریوں کے بعد GIZ نے ہیچری کو پانی کی سپلائی (Water Channel) اور تباہ شدہ تالابوں کی مرمت کی ہے لیکن انکے مالی اخراجات کا علم نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی نگرانی میں مرمت کی ہے۔

(iii) مذکورہ تحقیقی مرکز نے پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کی مدد وتعاون سے ٹراؤٹ مچھلی کی خوراک پر کام کیا ہے اور ایک فارمولے کے تحت مچھلیوں کو خوراک دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ مختلف یونیورسٹیوں مثلاً پشاور یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، بونیر کیمپس اور پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ایم فل اور ایم ایس سی (فشریز) کے طالبعلم اپنی ریسرچ کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے عملی مشاہدہ اور پریکٹیکل ٹریننگ کیلئے مدین ٹراؤٹ ہیچری کا دورہ کرتے ہیں اور انہیں مختلف شعبوں مثلاً فیش فیڈ، بریڈنگ آف ٹراؤٹ، ہیچری مینجمنٹ، ٹراؤٹ پریزرویشن، واٹر وغیرہ میں عملی تربیت اور ریسرچ میں مدد دی جاتی ہے۔ مدین ٹراؤٹ کلچر اینڈ ٹریننگ سنٹر زمینداروں کو ہیچری میں عملی تربیت کے علاوہ ٹراؤٹ فش سیڈ مہیا کرتا ہے اور اسکے علاوہ اگر ضرورت پڑے تو انکے فارموں کا دورہ کرکے موقع پر مختلف مسائل کے تدارک کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں اور ٹیکنکل مدد فراہم کی جاتی ہیں۔

(iv) 2010 کے سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد ہیچری مکمل طور پر تباہ ہوگئی تھی، اسکی دوبارہ بحالی کیلئے مختلف سکیمز بنائی گئی ہیں جس پر کام جاری ہے اور مستقبل قریب میں اگر اے ڈی پی سکیم منظور ہوئی تو ہیچری کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! دوئ ډیر ډیټیل جواب را کړے دے او Trout fish, that's the identity of Swat، دهغې یو ډیر بنه Income Generating Activity ده زمونږ د بالائی پهاړی علاقو د پاره، کالام، بحرین، مدین جی، یقیناً چې کوم پرائیویټ سیکټر دے، هغه ما پخپله باندې لیدلی دیI belong to Madain او مدین کښې د دوئ ریسرچ سټیشن هم دے، ټراؤټ هیچری، پرائیویټ سیکټر هم اوس لګیا دے Develop کیږی۔ زما به ډیپارټمنټ ته دا ریکوئسټ وی چې دوئ دا لیکلی دی اخیرنئ پیرا کښې پانچ نمبر چې د بحالئ کار خو شروع دے ،اگر مستقبل میں اے ڈی پی سکیم منظور ہوئی تو ہیچری کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔ یو زما به دا ریکویسټ وی چې ټراؤټ فش فارمنګ، دا ډیر Jobs د دې سره Create کیدے شیAgriculture related، زه وایم چې دې ته خصوصی توجه مونږ ورکړو او هغه که دې اے ډی پی کښې تاسو څه نه وی کړی نو چې په راروانه اے ډی پی کښې چرته دا ستاسو نه هیرا نشی شهرام خان!

ځکه چې دا ډیر Income Generating Activity ده او زمونږ د ټولو خلقو کم از کم هزار باره سو پندره سو Some time two thousand rupees per kilogram، نو هغې سره دا ده چې یو فوډ هم به ملاویږی د صوبې خلقو ته او Nutritive food به ورته هم ملاویږی۔ I appreciate the efforts of the department in this regard خو که دې باندې تاسو غور وکړئ او آئنده د پاره دې د پاره چې څومره وی چې هغه تاسو لږ د سخاوت مظاهره وکړئ۔

جناب سپیکر: جناب شہرام صاحب۔

جناب شہرام خان(وزیر زراعت): جی مهربانی، سپیکر صاحب۔ جعفر شاه خبره وکړه، یقیناً ټراؤټ فش یو نایاب دغه دے او زمونږ د پاره Source of Incomeهم دے، د سوات د خلقو د پاره او داسې نور زمونږ چې څومره اضلاع دی چې کومو کښې د یخو اوبو دغه دے نو یقیناً مونږAlreadyد یکښې خپل کار هم شروع کړے دے او مونږ ډونرز سره هم خبره کوؤ، که مونږ ورته داسې شوک پیدا کړو، Already په هغې کښې چې پرائیویټ کوم فارمز دی، هغې ته Alreadyمختلف ډونرز راغې او هغې ته فنډنګې مخکښې هم کړی دی، زمونږ هغه هم نظر کښې دی او مونږ خپلې اے ډی پی کښې هم دا پلان لرو، سوچ لرو چې دې ته مونږ سپورټ ورکړو۔ د جعفر شاه خبرې سره زه اتفاق کوم، مکمل سپورټ به کوؤ ان شاء الله چې څه مونږ نه کیږی، کوؤ به ورله ان شاء الله۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ٹائم کوئسچنز آور کا ختم ہو گیا، چونکہ ایک دو کوئسچنز رہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس کو Entertainکر لیں۔ تو کوئسچن نمبر 880، اس کے بعد آپ کو موقع دینگے۔ مفتی سید جانان صاحب، بہت لمبا Answerہے اس کا۔

* 880 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کا دفتر موجود ہے اور محکمہ کے چند افسران کے پاس سرکاری گاڑیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کے جن افسران کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں، ان کے نام، سالانہ تیل و مرمت کی مد میں کئے گئے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن افسران نے جہاں جہاں سفر کیا ہے، ان کے آنے اور جانے کے اوقات کار اور سفر پر آنے والے اخراجات کی تفصیل بمعہ رسید فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق {سینیئر (وزیر خزانہ)}: (الف) جی ہاں، ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کا دفتر موجود ہے لیکن کسی افسر کے پاس سرکاری گاڑی موجود نہیں ہے۔

(ب) (i) چونکہ محکمہ خزانہ ضلع ہنگو کے کسی بھی افسر کے پاس سرکاری گاڑی نہیں ہے، لہذا تیل و مرمت کی مد میں اخراجات نہیں کئے گئے۔

(ii) چونکہ محکمہ خزانہ ضلع ہنگو کے کسی افسر کے پاس سرکاری گاڑی نہیں ہے، لہذا سفر کے اوقات کار اور اس پر آنے والے اخراجات درکار نہیں۔

ایک رکن: مطمئن دے جی۔

مفتی سید جانان: دا ملگری جی ماته وائی چې وایا چې مطمئن یم، مطمئن یم۔

جناب سپیکر: مطمئن یئ؟

مفتی سید جانان: اؤ جی، دا جی 880۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زه مطمئن یم جی، جواب ئے غټ جواب راکړے دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 901، مفتی سید جانان صاحب۔

* 901 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر ہنگو کے دفتر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر میں بھرتی شدہ اور ٹیسٹ/انٹرویو میں شریک افراد کے نام، پتہ اور ڈومیسائل کی نقول کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر ہنگو میں بھرتی افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ محمد ایوب خان ولد زار اجان (آ گزلری ورکر) گاؤں سرہ غنڈی کربوغہ شریف، تحصیل ٹل ضلع ہنگو۔

2۔ محمد یعقوب ولد دلاور خان (آ گزلری ورکر) گاؤں میرا یک بانڈہ، ضلع ہنگو۔

3۔ مسماۃ سمیرا ناز بنت گلزار حسین (نیڈل کرافٹ انسٹرکٹر) گاؤں خواجہ خزر، ضلع ہنگو۔

4۔ مسماۃ ریحانہ بنت حسام الدین (نیڈل کرافٹ انسٹرکٹر) گاؤں جنگل خیل محلہ چار باغ، ضلع کوہاٹ۔

5۔ مسماۃ حضریہ بی بی زوجہ حبیب الرحمن (نائب قاصد) گاؤں بہادر گڑھی، ضلع ہنگو۔

6۔ مسماۃ نادیہ بنت غلام رسول (ووکیشنل ٹیچر) کوچہ مصطفی، ضلع کوہاٹ۔

7۔ سمیرا کلثوم بنت خوشی محمد (آیا) گاؤں سروزئی، ضلع ہنگو۔

مفتی سید جانان: دا جی زه دا وقفه چې وشوه، بیا مهر تاج روغانی صاحبې ته ورغلم۔ دیکښې جی ډیر دغه شوی دی، زما به دا ګزارش وی، دیکښې تقریباً تقریباً دا سات نمبر باندې مسماة سمیرا کلثوم، دا سروزئی ضلع هنگو لیکلی دی، او د دوئ چې وروستو کوم ډومیسائل دے، دا د کوهاټ ډومیسائل دے او څه کسان داسې دی، دا مسماة ریحانه حسام الدین، دا د کوهاټ ده او دا ئے هنگو کښې بهرتی کړې ده، زما به دا ګزارش وی چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شی او چې د دې صحیح تحقیق وکړے شی چې دا غبن چا کړے دے؟ زما به دا ګزارش وی۔

Mr. Speaker: Concerned Minister, Madam!

ڈاکٹر مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو ویری مچ، مسٹر سپیکر۔ مفتی جانان صاحب داسې ښکلې پښتو وائی چې I wish, I could speak like him خوشه موده کښې به زده کړم د دوئ غوندې پښتو۔I fully agreed with him چې دا غلطیانې دوې ما ته وښودلې and مونږ انصاف والا یو، پی ټی آئی انصاف د پاره راغلې ده، مونږ به انصاف کوؤ، که ډیپارټمنټ کښې غلطی وی بالکل به ئے منو، بالکل د اوسی، زما ورسره 101% اتفاق دے، 100هم نه۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 901, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question number?? کوئسچن آور ختم ہو گیا جی؟

ایک رکن: نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئسچن نمبر 887، مفتی سید جانان صاحب۔

* 887 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت نے مختلف اضلاع میں فنڈز خرچ کئے ہیں جو کہ بعض اضلاع میں زیادہ اور بعض میں کم فنڈز خرچ کئے گئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیل ایئر وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت نے مختلف اضلاع میں فنڈز خرچ کئے ہیں جو کہ مختلف اضلاع کی ضروریات کے مطابق خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں خرچ کئے گئے متعلقہ ترقیاتی/غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایئر وائز اور ضلع وائز ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: مطمئن دے جی۔

مفتی سید جانان: (قہقہہ) دا ملگری چې ما ته وائی چې مطمئن دے نو مطمئن یم سر۔

جناب سپیکر: مطمئن یئ؟

اراکین: او جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 888، مفتی سید جانان صاحب۔

* 888 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2013 تک محکمہ زراعت میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سالوں میں بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، ڈومیسائل، اخباری تراشے اور ٹیسٹ وانٹرویو کی لسٹ ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز ناکام امیدواروں کے کاغذات کی نقول بھی فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے سال 2008 سے 2013 تک محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں:

1۔امور حیوانات تحقیق۔

2۔تحفظ اراضیات۔

3۔کراپ رپورٹنگ سروسز۔

4۔زراعت تحقیق۔

5۔آن فارم واٹر مینجمنٹ۔

6۔امداد باہمی۔

7۔ایگریکلچر انجینئرنگ۔

8۔امور حیوانات توسیع۔

9۔زراعت توسیع۔

(ب) مذکورہ بالا ڈائریکٹریٹس میں بھرتی شدہ افراد کے نام و پتہ ڈومیسائل، اخباری تراشے اور ٹیسٹ و انٹرویو کی لسٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مفتی سید جانان: دا جی مطمئن خو یم جی، یوہ خبرہ کوم د منسٹر صاحب پہ علم کښې ئے راولم۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! زمونږ مفتی جانان باندې څه داسې اثر کړے دے، چا جادو کړے دے چې دے هر وخت مطمئن وی (قہقہے) کمیټئی ته ئے ولیږه۔

مفتی سید جانان: دا جی ټوټل ډیرې زیاتې بھرتیانې شوې دی خو دیکښې صرف اعلیٰ اضلاع دی، ضلع پشاور، مانسهره، ضلع پشاور نه 33 کسان، مانسهره نه ایک، ایبټ آباد نه دو، مردان نه ایک، چارسده نه 17، دیر نه ایک، بنوں نه ایک، ډیره اسماعیل خان نه ایک، زما به منسټر صاحب ته دا گزارش وی، پشاور نه 33، چې آئنده د پاره زمونږ دا غریبې اضلاع دی، دې طرف ته د د یوې سترګې نظر کوی، صرف دا گزارش مې دے۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

وزیرزراعت: مفتی صاحب، زه شکریه هم ادا کوم او بله خبره دا ده جی چې خبرې سره ئے اتفاق لرم، انصاف پکار دے چې په کوم ځائې کښې د چا کوم ځائې حق دے، پکار دے چې هغوی له هم هغه شان د هغوی حصه ملاویږی، په دې باندې زمونږ یقین دے او ان شاء الله مستقبل کښې چونکه دا زمونږ نه مخکښې شوی دی، زمونږ په دور کښې به مونږ پورا خیال ساتو ان شاء الله۔ تهینک یو، جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

575 _ جناب زرین گل: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 1991ء میں صوبوں کے درمیان پانی کا معاہدہ(Water Accord) ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ معاہدہ کے تحت خیبر پختونخواہ کو کتنے مکعب کیوسک فٹ پانی کا کوٹہ ملا اور اس سے تاحال کتنا استفادہ حاصل کیا جاچکا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مارچ 1991ء کے معاہدہ آب بین الاصوبائی کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کو کل 8.78 ملین ایکڑ فٹ حصہ تفویض کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ سیلابی پانی اور آئندہ نئے ڈیموں میں خیبر پختونخوا کا حصہ 14 فیصد

رکھا گیا ہے، تاہم صوبہ خیبر پختونخوا 5.78 ملین ایکڑ فٹ یعنی 66 فیصد استعمال کر کے اس سے استفادہ حاصل کرتا ہے جبکہ 3.00 ملین ایکڑ فٹ یعنی 34 فیصد نہری نظام کی عدم دستیابی کی وجہ سے اب تک استعمال میں نہیں لایا جاسکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) (ملین ایکڑ فٹ)

نمبر شمار	کیفیت/نام کینال	تفویض شدہ حصہ	موجودہ استعمال	تفرق
1	گورنمنٹ کینال	5.78	4.11	1.67
2	سول کینال	3.00	1.67	1.33
	میزان	8.78	5.78	3.00

(2) مندرجہ بالا متعین مقدار کے علاوہ سیلابی پانی اور آئندہ بننے والے ڈیموں میں بھی فیصد حصہ مقرر کر دیا گیا جو کہ حسب ذیل ہے:

(01) صوبہ پنجاب 37 (02) صوبہ سندھ 37 (03) صوبہ بلوچستان 12 (04) صوبہ خیبر پختونخوا 14

758 _ جناب زرین گل: کیا وزیر زکواۃ و عشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011 میں تورغر کو ضلع کا درجہ ملنے کے بعد 12-2011 اور 13-2012 میں محکمہ زکواۃ و عشر میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ زکواۃ و عشر میں نئی آسامیوں پر تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) گریڈ 1 سے 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت اخباری اشتہار کی کاپی تاریخ پیدائش موجودہ پوسٹ پر تبادلہ کے ساتھ مذکورہ ملازمین اب کہاں کہاں فرائض انجام دے رہے ہیں، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں، ضلع کا درجہ ملنے کے بعد محکمہ خزانہ نے ضلعی زکواۃ کمیٹی تورغر کیلئے درج ذیل نئی آسامیوں کی منظوری دی:

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد

01	ضلع زکواۃ آفیسر (بی ایس۔17)	01
ایضاً	اسسٹنٹ (بی ایس۔14)	02
ایضاً	کمپیوٹر آپریٹر (بی ایس۔12)	03
ایضاً	سینیئر کلرک (بی ایس۔09)	04
ایضاً	جونیئر کلرک (بی ایس۔07)	05
ایضاً	ڈرائیور (بی ایس۔04)	06
02	نائب قاصد (بی ایس۔01)	07
01	چوکیدار (بی ایس۔01)	08
09	کل تعداد	

(ب) (i) ضلعی زکواۃ کمیٹی تورغر میں جن نئی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں، انکی گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے۔ ضلعی زکواۃ آفیسر کی آسامی ابھی تک خالی ہے۔ ضلعی زکواۃ آفیسر مانسہرہ اپنے فرائض کے علاوہ ضلعی زکواۃ آفیسر تورغر کے فرائض بھی انجام دے رہا ہے۔

Detail of the incumbent staff posted in District Zakat Committee Tor Ghar

S No.	Name/ Father name	Designation	Domicile	**Method of posting in District Zakat committee Tor Ghar**	Date of posting
1	Naeem Akhtar s/o Abdul Rashid	Assistant (B-14)	Hari Pur	By transfer as per Transfer policy of the provincial Government	13-05-2013
2	Farzand Ali	Computer Operator(b-12)	Hari Pur	“do”	19-04-2013
3	Rashid javed s/o Fazal ur Rehman	Senior Clerk(B-09)	Abbottabad	“do”	31-10-2011
4	Jamshed Khan s/o Gul Nawab	Junior Clerk (B-07)	Bannu	Appointed in Zakat Department against deceased Government Servant Children quota	22-05-2013

				and posted in Tor Ghar against vacant post.	
5	Muhammad Afzal s/o Abdur Rauf	Driver (B-04)	Tor Ghar	Appointment in initial recruitment quota	27-12-2012
6	Abdul Wahid s/o Abdul Haleem	Naib Qasid (B-01)	Tor Ghar	" do"	24-01-2012
7	Tajmal khan s/o M. Sudir	Naib Qasid (B-01)	Tor Ghar	" do"	24-01-2012
8	Said Saleh S/O Gul Muhammad	Chowkidar(B-01)	Tor Ghar	" do"	24-01-2012

The post of District Zakat Officer, Tor Ghar is vacant at present. The charge of the post is given to Mr. Masal Khan, District Zakat Officer Mansehra, additionally.

(ii) گریڈ 1 سے 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت، تاریخ پیدائش اور موجودہ پوسٹ پر تعیناتی کی مکمل تفصیل اوپر جز (i) میں فراہم کی گئی ہے جبکہ اخباری اشتہار جو کہ روزنامہ آج میں مورخہ 16 اکتوبر 2011 کو مشتہر کی گئی، کی کاپی ملاحظہ کی گئی۔

759 _ جناب زرین گل: کیا وزیر لائیو سٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ لائیو سٹاک ضلع تورغر میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو (i) محکمہ لائیو سٹاک میں نئی آسامیوں پر تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے؛

(ii) گریڈ 1 تا 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت، اخباری اشتہار کی کاپی، تاریخ پیدائش موجودہ پوسٹ پر تبادلہ کے ساتھ مکمل کوائف میرٹ لسٹ کی مکمل اور مذکورہ ملازمین اب کہاں فرائض انجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں، 2011-12ء میں ضلع تورغر کیلئے آسامیاں مہیا کی گئی تھیں۔

(ب) (i) ڈسٹرکٹ ڈائریکٹر، لائیوسٹاک تورغر کی آسامی کو گریڈ 19 کے آفیسر کے تبادلے کے ذریعے پر کیا گیا جبکہ 3 عدد آسامیاں ویٹرنری اسسٹنٹ گریڈ 09 کی مہیا کی گئی تھیں جن کو دیگر اضلاع سے تربیت یافتہ افراد ٹرانسفر کرکے پر کیا گیا کیونکہ ویٹرنری اسسٹنٹ گریڈ 09 کی تعیناتی پر پشاور ہائی کورٹ کی جانب سے بھرتیوں پر پابندی عائد ہے۔

(2) محکمہ لائیوسٹاک ضلع تورغر میں سال 13-2012 کے دوران گریڈ 1 سے 16 تک کسی قسم کی تقرری نہیں ہوئی ہے۔

826 _ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں کئی سرکاری رہائش گاہیں ان وفاقی افسران کے زیر استعمال ہیں جو کہ صوبے سے مرکز اور دوسرے صوبوں میں ٹرانسفر ہو چکے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان سرکاری رہائش گاہوں کو خالی نہ کرانے کی وجوہات بیان کی جائیں، نیز آیا محکمہ نے ملوث افسران کے خلاف کوتاہی برتنے پر کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) کئی افسران جو پشاور سے وفاق یا دوسرے صوبوں میں تبدیل ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے وفاقی حکومت کی پالیسی کے تحت گھروں میں سکونت اختیار کی ہوئی ہے جس کے مطابق اگر کوئی افسر وفاق یا دوسرے صوبوں میں تبدیل ہو جائے تو جب تک اسکو نئی جگہ پر مکان نہیں ملتا، وہ آخری پوسٹنگ والی جگہ الاٹ شدہ مکان میں رہ سکتا ہے لیکن حال ہی میں صوبائی حکومت نے پشاور میں سرکاری مکانات کی قلت کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی پیروی کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے اور تمام افسران کو سرکاری مکانات خالی کرنے کے نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور محکمہ اس سلسلے میں رضاکارانہ طور پر سرکاری گھر خالی نہ کرنے والوں سے یہ گھر علاقائی مجسٹریٹ اور مقامی پولیس کی مدد سے خالی کروا رہا ہے۔

827 _ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے جون 2013 سے اب تک کئی سرکاری رہائشگاہیں الاٹ کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائش گاہیں جن سرکاری اہلکاروں کو الاٹ کی گئیں، اسکی تفصیل گریڈ وائز اور مدت ملازمت کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا مذکورہ رہائشگاہیں سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں میرٹ اور سینیارٹی لسٹ کے مطابق الاٹ کی گئی ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انتظامیہ الاٹمنٹ قانون کے تحت حکام بالا کی منظوری سے سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹ کرتا ہے جن ملازمین کو جون 2013 سے الاٹمنٹ کی گئی ہے، اسکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ علاوہ ازیں محکمہ کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ تمام الاٹمنٹس سینیارٹی لسٹ اور عدالت کے احکامات کی روشنی میں کی جائیں۔

839 _ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر برائے امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حالیہ بارشوں اور طوفان میں محکمہ نے امداد اور بحالی کے کام کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مردان میں جن مقامات پر جن افراد کو امداد دی گئی ہے، انکے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): (الف) جی ہاں، حالیہ بارشوں اور طوفان میں محکمہ نے امداد اور بحالی کے کام بڑھ چڑھ کر کئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں ضلع مردان کے متاثرہ لوگوں کو مالی معاونت فراہم کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

852 _ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کئی سال پہلے فصلوں پر مختلف امراض کی روک تھام کیلئے ہوائی جہاز کے ذریعے سپرے کیا جاتا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب کیوں نہیں کیا جاتا، وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) کئی سال پہلے گنے کی فصل پر حشرات، جیسے پائیریلا اور وائٹ فلائی کا حملہ وبائی شکل میں ہوتا تھا جس کیلئے ہوائی سپرے ناگریز تھا۔ اب چونکہ گنے کی قوت مدافعت رکھنے والی نئی نئی اقسام کی کاشت، مربوط طریقہ انسداد حشرات (Integrated Pest Management) اور گنے کے کاشتکاروں کی تعلیم و تربیت بذریعہ Form Field Schools کی وجہ سے ان حشرات کا حملہ محدود ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زمینی سپرے سے اسکا تدارک با آسانی ہو سکتا ہے اور ہوائی سپرے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) فصلات کا باقاعدگی سے معائنہ کرتا ہے، اگر کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت مقامی عملے کے ذریعے کاشکاروں کو سفارش کردہ زہر سپرے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ نیز ماحول کو آلودگی اور مفید کیڑے (Predators) بچانے کیلئے محکمہ زراعت حتی المقدور ہوائی سپرے کی سفارش سے گریز کرتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کرونگا، چونکہ آج جو کل Event ہوا، ہم نے ڈسکس کیا، اس پر بھی تھوڑی ڈسکشن کرتے ہیں۔ تو جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر وہ اس پر ایک اپنا نقطہ نظر رکھیں اور اس کے بعد ایک ریزولیوشن ہے، تو میرے خیال میں ایجنڈا ختم ہوتا ہے۔ شام کی نماز کا بھی ابھی ٹائم ہے تو میں سب سے پہلے نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ جو کل والا واقعہ ہے، اس کے اوپر اپنے کمنٹس ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

ایک رکن: په پوائنٹ آف آرډر باندې خبره کول غواړم جی، یو سوال ما موؤ کړے وو۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کښې دا Already مونږ ډسکس کړے وو۔ اورنگزیب نلوتھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے ایک انتہائی اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو جو جرنلسٹ کے اوپر حملہ ہوا ہے، آپ نے ابھی کمیٹی بھی تشکیل دے دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی زیر صدارت اور آپ کے ہوتے ہوئے ہم اپنے تمام یونین آف جرنلسٹ کے ساتھیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کوئی زیادتی یہاں پر نہیں ہو گی اور اگر زیادتی ہو گی تو ہم سب آپ کے ساتھ کھڑے ہونگے۔ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ کل جو

تبلیغی مرکز کے اوپر وہاں پر جو دہشت گردی کے ایک نہیں تین دھماکے ہوئے اور اس میں جو جانی اور مالی نقصان ہوا، کچھ ہمارے بھائی زخمی ہوئے، میں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے ساتھ یہ توقع رکھتا ہوں حکومت کے اوپر اور ساتھ ساتھ یہ جو دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات ہو رہے ہیں، اس ملک کے اندر اور اس صوبے کے اندر خصوصی طور پر، تو جناب سپیکر صاحب! حیرانگی کی بات ہے کہ ظالموں نے اللہ کے گھر کو بھی نہیں بخشا اور تبلیغی مرکز کے اوپر بھی اس طرح کی واردات کر دی، تو جناب سپیکر! یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ کون ہیں جو نہ خدا کے گھر کو بخشتے ہیں، جو نہ چرچ کو بخشتے ہیں، جو نہ مندر کو بخشتے ہیں؟ تو سمجھ نہیں آتی کہ ایک طرف تو طالبان کی طرف سے یہ جو دہشت گردی کا کل واقعہ ہوا، ان کی طرف سے تردید بھی آئی اور اب سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے اور ان کے کیا مقاصد ہیں؟ اب بڑی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ لوگ جو پاکستان کے دشمن، ازل سے دشمن ہیں، وہ بھی ہمارے ملک کے باسیوں کو مار رہے ہیں، یا دوسری طرف اس ملک کے اندر جو ہمارے ملک سے تعلق رکھنے والے جو طالبان کے نام سے دہشت گرد ہیں، جنہیں میں یہاں پر دہشت گرد کہتے ہوئے بالکل جھجک محسوس نہیں کرتا، وہ بھی ہمارے مسلمان بھائیوں کو مار رہے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کیا گناہ ہے ہمارا؟ اور ہمارے لوگوں کا کیا گناہ ہے جنہیں نماز پڑھتے ہوئے بھی نہیں بخشا جارہا؟ جناب سپیکر صاحب، یہ ایسا مسئلہ ہے کہ میں سب سے پہلے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی سب سے زیادہ اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں کہ میری ذمہ داری ہے کہ میں صوبے کے اندر سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے جو کچھ میرے بس میں ہے، میں وہ کر سکوں۔ پھر اس کے بعد اس اسمبلی کے ہر ممبر کی ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے، میں نہیں سمجھتا سپیکر صاحب! کہ یہ اس اہم مسئلے جس میں ہم گرفتار ہیں، ہم یہ کہیں یا میں یہ کہوں کہ میرا تعلق اپوزیشن سے ہے، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور صوبائی حکومت یہ کہے کہ جی نہیں، یہ تو مرکز کی ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت کی، تو اس طرح ایک تو پورے صوبے کے لوگ ہمارے ان بیانات سے جو یہاں پر ہم دے رہے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف پوائنٹ سکورنگ کرتے ہوئے اور پریس میں اپنی Leads لگوانے کیلئے اخبارات میں اور ٹی وی چینلز کے اوپر خبریں چلانے کیلئے، تو جناب! یہ اس طرح ہم اس بہت بڑی بلا جو ہمارے سر کے اوپر تھوپ دی گئی ہے، تو اس سے ہم چھٹکارا نہیں پا سکتے، اس کیلئے ہمیں

متحد ہونا پڑیگا۔ میں یہ کہونگا، یہ میری ذمہ داری ہے، حکومت یہ کہے کہ ہماری ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت یہ کہے کہ ہماری ذمہ داری ہے، تب جا کر یہ مسئلہ حل ہوگا۔ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کل بھی ٹی وی کے اوپر پرائم منسٹر صاحب نے وزیرداخلہ کے ساتھ جو بات کی، میں سن رہا تھا کہ کچھ طالبان کے ساتھ مذاکرات کیلئے وہ آمادہ ہوئے ہیں اور انہوں نے سختی سے کہا ہے کہ فی الفور یہ مذاکرات کئے جائیں اور چونکہ ایک تو مذاکرات کی طرف بھی پیش قدمی جو ہو رہی ہے، ہونی چاہیئے، ہم چاہتے ہیں، ہم تمام صوبے کی اور ملک کی تمام جماعتوں نے اس کیلئے مینڈیٹ دے دیا ہے پرائم منسٹر کو کہ مذاکرات سے مسئلہ حل کیا جائے لیکن خدانخواستہ جناب سپیکر صاحب، اگر مذاکرات نہیں ہوتے، مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں تو کیا آپ مذاکرات کی طرف دیکھتے رہینگے اور ہماری مسجدیں بھی اور ہمارے نمازی بھی اور ہمارے سکولوں کے بچے بھی اور دکاندار بھی اور یہ سارے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مرتے رہینگے اور ہم دیکھتے رہینگے کہ مذاکرات ہونگے اور مذاکرات کامیاب ہونگے اور مذاکرات ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے؟ تو میری یہ گزارش ہے حکومت سے، بغیر تنقید کئے میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ ازراہ کرم اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے جو آپ کے بس میں ہے، اس پر بھرپور توجہ دیں اور ذمہ داری کا احساس کریں اور اس معاملے کیلئے، اس کو ختم کرنے کیلئے جو کچھ بھی ہو سکے، وہ ہمیں کرنا چاہیئے۔ ایک بات جو ابھی یہاں پر نگہت اورکزئی صاحبہ نے کی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہی ہماری اپوزیشن کی تعمیری سوچ ہے کہ جب صوبائی حکومت کا کوئی ایسا قدم جو صوبے کیلئے بہتر نہ ہو، اس کی نشاندہی کرنا، مرکزی حکومت کا کوئی ایسا اقدام جو صوبے کیلئے بہتر نہ ہو، تو انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے، اپوزیشن نے اور حکومت نے بڑی زبردست Clapping کی ہے، تو میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں نگہت اورکزئی صاحبہ کو، اور یہی وجہ ہے، اپوزیشن کی یہی تعمیری سوچ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ ہماری تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اور میں سکندر شیر پاؤ صاحب کو اور قومی وطن پارٹی کے جتنے ممبرز ہیں، میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حکومت کی تعمیری سوچ کو دیکھتے ہوئے، اپوزیشن کی تعمیری سوچ کو دیکھتے ہوئے وہ حکومت چھوڑ کر ہماری بنچوں پر اپوزیشن بنچوں پر آ کر بیٹھ گئے۔ (تالیاں) تو ان شاءاللہ اپوزیشن حکومت کے ساتھ ہے، ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کرینگے لیکن برائے مہربانی میں معذرت

کے ساتھ، معذرت کے ساتھ میں یہ درخواست کرتا ہوں حکومت سے کہ یہ پوائنٹ سکورنگ چھوڑ دے کہ جی مرکزی حکومت مذاکرات نہیں کر رہی ہے، وزیر اعظم صاحب ٹائم نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پرسوں سوات میں پرائم منسٹر صاحب آئے ہیں، آپ کے صوبے میں پرائم منسٹر صاحب آئے ہیں، تو ادھر میں نے چیف منسٹر صاحب کو نہیں دیکھا ہے، اگر چیف منسٹر صاحب ادھر ہوتے تو ضرور ان کی ملاقات ہو جاتی اور میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی آپ چاہیں گے، پرائم منسٹر صاحب بھی اس ملک کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں، آپ بھی اس صوبے کی بہتری کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں، تو آپ دونوں مل کر، دونوں حکومتیں مل کر خدارا اس صوبے کے عوام کی اس دہشت گردی سے جان چھڑائیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔ (مداخلت) میرے خیال میں تھوڑا ٹائم شارٹ ہے، ہر ایک کو نمائندگی ملے، اس کے بعد۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ما خو مخکښې څه نا څه خبرې کړې دی، زه هغه خپلې خبرې بیا Repeat کول نه غواړم خو زه هغه خبره چې ما کوم ځائې کښې اودرولې وه، هغه د غه خبره وه چې دا څه کیږی، مونږ دې ته حیران یو چې تقریبا تقریباً چې کومې ضلعې نه راروان شې چې پیښور ته رسیږې نو پندره یا بیس یا دس چیک پوسټونو نه به ته راتیریږې۔ که پیښور ته راځې پیښور کښې ټول پیښور نه بهر هم دا حالات دی خو بیا مونږ په دې باندې نه پوهیږو چې دا خلق ځوک دی او دا کوم ځائې نه راځی او چې نه جمات معاف کوی او نه مدرسه معاف کوی، نه تبلیغی مرکزونه معاف کوی؟ مونږ به دا اووایو چې د نورو خلقو اختلافات دی خو تبلیغ والا خو داسې جمات دے چې د دوئ هیچا سره اختلافات نشته دے، داسې خلق دی چې دوئ د خیر خبره کوی، معاملاتو طرف ته بالکل هم نه ځی خو د هغې باوجود مطلب دا دے یو سړے بارودی مواد راوړی او بیا ئے مرکز کښې ایږدی او جناب سپیکر صاحب! مخکښې به غالباً غالباً څه موده مخکښې چې د درانی صاحب دلته کښې د ایم ایم اے حکومت وو، هغه وخت کښې خو دا خلق هم نه وو خو بیا هم د درانی صاحب د کور مخ ته بارود نصب کړلے شو، هغه بارود مطلب دا دے وچودلو خو د هغې تر اوسه پورې مونږ دا وایو چې یره دا ځوک دی او ځوک دی، دا د کوم

ځائې نه راغلل او څوک يو طرف ته خبره بوځي او څوک بل طرف ته بوځي۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا ګزارش کوم، يو'ان کيمره' سيشن، کيدے شي زمونږ نظر وړوکے وي، هغه ځائے ته زمونږ نظر نه رسيږي، کيدے شي دا لږ څه کيږي، د دې په وجه باندې دغه ملک ته ډير خير رسيږي، هغه ځکه مونږ په چا باندې بدګمانی نه کوؤ خو مونږ دا وايو چې دغه حالاتو نه د دې ايوان عوامی نمائندګان هم خبر کړلے شي۔ جناب سپیکر صاحب! دا يو داسې يو فلم غونډې چليږي، مونږ په دې نه پوهيږو چې څه وشي يو ځائې کښې پينځه دهماکې وشي، پته نشته څوک مړه شو، کوم ځائې نه دا څيزونه راغلل؟ زمونږ به ستا په وساطت باندې ګزارش وي، دغه حکومت ته به مو دا ګزارش وي، دغه ايجنسيانو ته به زمونږ دا ګزارش وي، دغه مقتدر قوتونه ته به زمونږ دا ګزارش وي چې دا صوبائی اسمبلئ ممبران د هم راواوغوښتلے شي چې يو'ان کيمره' سيشن د دغه منظر، د دغه پس منظر د مونږ ته جواب راکړلے شي چې دا خلق آيا يقينی مونږ مطلب دا دے ناکام يو، مونږ چا ته امن نشو ورکولے، زه قطعاً دا نه منم چې مونږ ناکام يو نو مونږ به چا ته امن نشو ورکولے، حکومت به وي او بيا به دومره خلق مړه کيږي، حکومت به وي اته واقعې به يو صوبه کيږي؟ دا جناب سپیکر صاحب! زه نه منم، زه دې سره اتفاق نه کوم خو دغه شے تعين کول پکار دی چې دا څوک دی چې زمونږ په وينو باندې زړونه سړوي، دا خلق څوک دی چې روزانه مطلب دا دے زمونږ د کورونو نه جنازې اووځي، دا خلق څوک دی؟ زما به دا ګزارش وي چې'ان کيمره' سيشن د راواوغوښتلے شي او مونږ ته دغه ټول پس منظر باندې معلوم کړلے شي چې مونږ خپلو عوامو ته هم هغه شان خبره وکړو۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، انتہائی غم زدہ اور انتہائی افسوس کے ساتھ قومی وطن پارٹی کی طرف سے جو کل واقعہ ہوا ہے، اسکی مذمت کرنا چاہ رہی ہوں اس فلور سے، اور ساتھ ہی جو معصوم جانوں کا ضیاع ہوا، خاص طور پر عبادت کرنے والوں، باری تعالیٰ کا نام لینے والوں، ان کے اوپر اس قسم کا حملہ کرنے والوں کے حوالے سے یہ سوچ کر بھی میں سمجھتی ہوں کہ

ایک ایسی کیفیت کہ جو بڑی گھناؤنی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ کون لوگ جو عبادت گاہوں کو، عبادت کرنے والوں کو اور بے ضرر لوگوں کو، تبلیغی جماعت پوری دنیا میں بغیر کسی لالچ کے، کسی غرض کے خدمت عامہ اور اسلام کی ترویج اور اس کی خدمت کیلئے اپنے فرائض ادا کر رہی ہے، ایسے مرکز پر حملہ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑا گھناؤنا فعل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مجھے امید ہے کہ حکومت ان جانوں کی Value کا اندازہ کر کے ان کے لواحقین کی مکمل سپورٹ کرے گی اور یقیناً ان کو فی الفور یہ کرنا چاہیے اور خاص طور پر جو زخمی ہیں اور ان میں جو افراد شدید زخمی ہیں، ان کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ اس وقت ہاسپٹلز میں ایمرجنسی تو ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں دیکھنا ہو گا کہ کسی قسم کی کوئی بھی طبّی امداد میں کوئی کمی نہ آئے۔ ظاہر ہے کہ تحریک طالبان کی طرف سے تو Immediately اس کا Denial آیا، اب دیکھنے کی یہ بات ہے کہ یہ کون عناصر ہیں جو اس قسم کی مذموم کارروائی کرنے میں شامل ہیں؟ جناب سپیکر، حیرانگی کی بات یہ ہے کہ میں اسے صرف سیاسی مقصد کیلئے ان کو تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہی لیکن جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، ہماری Law Enforcement Agencies اس کے بعد اس جگہ کا گھیرا لے لیتی ہیں، اس کے بعد وہاں پر جانے کیلئے ریلیف کے کاموں میں بھی لوگوں کو مشکلات درپیش آئیں، حالانکہ یہ کام کئی مرتبہ پہلے سے Warned ہے، ہم آج تک وہ سسٹم کیوں نہیں بنا سکے جہاں ہمیں، جو بھی ہیں، اپنی جو مساجد ہیں، ہماری عبادت گاہیں ہیں، چاہے وہ کسی بھی مذہب کے حوالے سے ہوں، ہمیں ان کی مکمل طور پر سیکورٹی کو دیکھنا ہو گا اور میں یہ سمجھتی ہوں جناب سپیکر! کہ حکومت کا ایک لحاظ سے جو ایک دعویٰ ہے، یہ اس کی نفی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کیا گیا۔ ٹھیک ہے، بہت سے ایسے معاملات ہیں جو Beyond their capacity اور ان کے اختیارات سے بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ آپ کو پتہ نہیں تخریب کرنے والا کون ہے؟ لیکن اس کو ایک آئی ای ڈی کے ذریعے Explore کیا گیا اور یہ کہ وہاں پر پلانٹ کرنے کیلئے کیا طریقہ کار ہے، اس معاملے میں میں بالکل مفتی صاحب کی اس بات کے ساتھ Agree کرونگی کہ اس کو اگر پبلک کے سامنے نہیں لایا جاتا تو کم از کم جو اس ہاؤس کے ممبران ہیں، ان کو 'ان کیمرہ' بریفنگ دے کے بتایا جائے۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بات ختم کر کے نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں، اس کے بعد بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میں نے تھوڑی اسلئے دیر کر دی کہ حاضری بڑھ جائے۔ میں یہاں سے ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ سینیئر منسٹر صاحب بھی اس کو Explain کریں گے۔ ابھی ایڈیشنل آئی جی صاحب اور سی سی پی او آئے تھے، انہوں نے اس کو گرفتار کیا ہے، اس سپاہی کو، اس کانسٹیبل کو اور اس نے درخواست بھی دی ہے اور اس کے خلاف پرچہ بھی ہوگا، جو لیگل کارروائی ہے، وہ اس کے خلاف ہو رہی ہے تو میں اس فورم سے اپنے صحافی بھائیوں سے خواست کرتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے یہاں آجائیں۔ پھر ہمارے ایک منسٹر صاحب بھی ریکوسٹ ساتھ لے کر جائیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں میڈم! آپ بات کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں بس اپنی بات مختصر Wind up کر لونگی، مختصر۔ بنیادی طور پر جناب سپیکر، ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک Planned اور Systematic طریقے سے جتنے بھی ایسے Possible یا Prospective یا ممکنہ ٹارگٹس ہیں، ان کو Protect کیا جائے۔ I am sure کہ جو ہمارے آئی جی صاحب ہیں، وہ اس سلسلے میں کافی تفصیل سے یہ اقدامات لے رہے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں ایک سپاہی کو عبادت گاہ دینا یا آپ کسی بھی مرکز یا اس قسم کے جو دارالعلوم ہیں، ان میں اگر Walk through gates ہیں بھی تو Out of order ہیں، میٹل ڈیٹکٹرز ہیں، وہ کام نہیں کر رہے ہیں اور پھر خاص طور پر ان کی اپنی جو انتظامیہ ہے، کسی بھی عبادت گاہ کی، اس کو ساتھ Involve کرنا یہ بہت ضروری ہے۔ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس طرح سیکورٹی کی Protection کی جائے۔ یہ مجھے یقین ہے کہ خاص طور پر آج جو یہ بحث ہے، اس کے تحت ہونے والی جو Findings ہیں، اس پر یہ تمام اقدامات کئے جائیں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ہمیں جو 'ان کیمرہ' بریفنگ ہے، وہ جلد از جلد دی جائے گی تاکہ یہ پتہ چلے کہ اس میں کونسے محرکات ہیں؟ کیونکہ کوئی بھی مذہبی تنظیم اس قسم کا گھناؤنا عمل نہیں کر سکتی۔ تو اگر یہ نہیں ہیں تو پھر وہ کون لوگ ہیں، یہ کیا سازش ہے؟ اور پھر

خاص طور پر خیبر پختونخوا یا اس کا جو دار الخلافہ ہے، پشاور، وہ ٹارگٹ کیوں ہے؟ ظاہر ہے Peripheries میں تو یہ مسائل چل رہے ہیں اور اس میں کریمنلز بھی ہیں، اس میں ٹریڈ کے جو حامل افراد ہیں، وہ بھی ہیں تا کہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ مسائل بڑھتے رہیں اور حکومت کے اوپر یہ پریشر رہے۔ اس کی تحقیقات انتہائی ضروری ہیں اور پھر میں یہ بھی چاہونگی کہ اس واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کیلئے اقدامات کئے جائیں تو یہ بھی انتہائی ضروری ہے تا کہ اس بات کی تہہ تک پہنچ کر ہم اس مسئلے کو، اور اس کے بعد خدانخواستہ مزید کسی ایسے مسئلے کو ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. سپیکرصاحب، اول خو دا پرونئ چې کومه واقعه شوې ده، نه صرف د هغې مذمت کوؤ بلکه څنګه چې زما نه مخکښې هم په هغې باندې ذکر وشو نو زما يقين دا دے چې داسې قسم له واقعات چې دا په هر ځائې کښې کيږی، دا قابل مذمت دی او پکار دا دے چې مونږه ئے مذمت هم وکړو او بيا زما يقين دا دے چې اوس وخت او حالات ظاهره خبره ده د دې خبرې تقاضا کوی چې يواځې مذمت چې دے، دا د دې مسئلې يا د دې مسائلو حل چې دے دا يواځې مذمت نه دے، پکار دا ده چې په ټهيک ټهاک طريقه باندې د داسې قسمه شخړو او د داسې قسمه پيښنو او د داسې قسمه وارداتو موثره مزاحمت وشی او سپيکر صاحب! دا دومره مشکل کار دے، دا دومره مشکل وخت دے چې که مونږ دې مسئلې ته د هشتګردئ دې Continuous مسئلې ته وګورو نو يو طرف ته خو روزانه بنياد باندې که مونږ وګورو نو د دې وطن سيکورټی فورسسز، د دې وطن سکالرز، د دې وطن پوليټکل ورکرز، د دې وطن Religious leaders, general masses, opinion leaders د يوې طبقې خلق چې دے، د دې ظالمانه کارروايو نه محفوظ هم پاتې نه شو او بچ هم پاتې نه شو او دا ډيره زياته د افسوس خبره ده، دا ډيره زياته د خفګان خبره هم ده خو مونږ دا محسوسوؤ چې که يو طرف ته دا ظالمانه کارروايئ ډير زيات قابل افسوس دی نو د هغې نه سيوا افسوس بيا په دې خبره راځی چې په دې لړ کښې چې کومه رائے ده، هغه رائے تقسيم ده او زما يقين دا دے چې څومره رائے زمونږ تقسيم ده نو دا نقصان چې دے دا د ودريدو نه

معلومیږی چې دا نقصان چې دے ، دا به ودریږی او تاسو وګورئ سپیکر صاحب! بیا دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده جی چې که داسې قسمه یو واقعه وشی او د دهشتګردو یو تنظیم د هغې نه ځان مبرا کړی او د هغې ذمه واری قبوله نه کړی نو مونږ هغې ته ډیر زیات خوشحاله شو۔ سپیکرصاحب! خبره د دهشت ده، خبره د وحشت ده او خبره د دې دردناکو سانحو ده۔ مونږ دا ګنړو چې که په دې مهمه او اهمه مسئله باندې صوبائی حکومت او مرکزی حکومت په یو Page نه وی، کوم چې لګی نه، هم د هغې ښکاره ثبوت دا دے چې د دې ملک وزیراعظم پرون د دې صوبې دوره کوی، د صوبائی حکومت چې کوم ذمه واره خلق دے ، هغه په هغه موقع باندې موجود نه دی، د دې چې وجه هر څه وی مونږ ته دا لګی او عوام به هم نن دا تپوس کوی چې آیا دا ملک د دې دومره حالت جنګ کښې دے ، دا ملک د دې دومره سنګینو مشکلاتو سره مخ دے ، په هغې کښې د صوبائی حکومت او قومی حکومت تر مینځه دومره زیات اختلاف دے چې د ملک وزیراعظم یو صوبې ته ځی او د هغې ځائې صوبائی حکومت هلته موجود نه دے ، دا غلطی چې د هر چا ده خو د هغې سزا به ډائریکټ دې عوامو ته ملاویږی، نه ده پکار ، دا خو داسې وخت دے چې د حکومت او د حکومت تر مینځه خو بهتر تعلق پکار دے۔ ورسره ورسره د اپوزیشن او د حکومت هم په دې مسئله کښې، دا په یو Page باندې پکار دے او دا رائے چې تقسیم ده او دا خلق چې په یو Page نه دے نو هغه دهشتګرد دومره Encourage شو چې زه ګنړم چې نن هغوی څوک هم وغواړی، کوم ځائې کښې هم وغواړی او څه وخت هم وغواړی، هغوی خپله په نښه باندې کولے شی او هغه ئے نشانه کولے شی۔ سپیکر صاحب! دلته به په دې هاؤس کښې مونږ د صوبې په حکومت باندې خبره کوؤ چې دا زمونږ صوبه ده او په دې صوبه کښې یو منتخب حکومت دے او دا صوبه په دې پاکستان کښې د ټولو نه سیوا د دې مسئلې او د دې مشکل سره مخ ده، په دې اته میاشتو کښې خو مونږ دا خبره محسوس نکړه چې صوبائی حکومت دا ذمه واری به تقسیموی، دا اونرشپ چې دے دا به قبلوی او ډیره زیاته د خندا خبره خو بیګاه دا وه چې په دې دومره مبارک ځائې کښې او محترم ځائې کښې دهماکه وشوه نو د دې صوبې پولیس جرنیل میډیا ته مخامخ دے او هغه دا خبره کوی، وائی دا خو د

سیلنډر په وجه باندې دهماکه شوې ده، دا څومره د افسوس خبره ده او هم د دې د پولیس افسران لګیا دی میډیا سره خبره کوی چې یو بم وچودو او دا دوه بمونه چې وو، دا هغه پولیس Defuse کړل، دا څومره Communication gap دے؟ مونږ دې ته غفلت اووایو، که مونږ دې ته کوتاهی اووایو، مونږ دې ته څه اووایو؟ دا ډیره زیاته دافسوس خبره ده، پکار دا ده چې د دې صوبې جرنیل د پولیس چې هغه د لمحې لمحې نه ځان خبروی او دلته ذکر وشو، پکار دا دے چې دلته په دې صوبه کښې زمونږSurveillance دومره مضبوط شی، مونږ هم پینځه کاله په دې صوبه کښې حکومت کړے دے، زه نن د تیر حکومت د نمائنده په حیثیت باندې د دې خبرې نه انکار نشم کولے چې زمونږ په حکومت کښې هم دا واردات چې دی، دا شوی دی خو د دې نه هیڅوک هم انکار نشی کولے چې د هغه واقعاتو، د هغه وارداتو، د هغې سانحاتو Ownership چې دے، دا مونږ قبول کړے دے، مونږ په کهلاؤ مټ باندې هغې ظالمانو ته ظالمان وئیلی دی۔ مونږ ځان په دیکښې نه دے Confuse کړے چې پینځویشت کاله وشو چې د پښتنو وینه توئیږی، داسې وینه توئیږی چې داسې د دنیا په تاریخ کښې زه وایم چې د ځاروو وینه به نه وی توئیه شوی څومره چې په دې وطن کښې د پښتنو وینه توئیږی۔ مونږ Ownership قبول کړے وو، نن به حکومت دا څیز Own کوی، دا په دې نه کیږی چې د دې صوبې وزیراعلیٰ به Statement ورکوی چې ما له د څلورو میاشتو نه د دې ملک وزیراعظم د ملاقات د پاره ټائم نه راکوی، دا هم د دې مسئلې حل نه دے چې د دې صوبې چیف ایګزیکټیو چې دے، هغه به دا جواز جوړوی چې مونږ خو د مذاکرات د پاره مینډیټ ورکړے دے، مرکزی حکومت د مذاکرات شروع کړی، دا ډرامه ده، د دې مذکراتو د پاره مینډیټ عوامی نیشنل پارټئ هم ورکړے دے خو داسې نه چې ټوله دنیا نن خبر شوه چې دې ټولو سیاسی ګوندونو مشرانو، هغه خلق چې په دې وطن کښې اړے ګړے کوی، هغه خلق چې د دې ریاست باغیان دی، هغه خلق چې د دې ریاست دننه یو بل ریاست ئے جوړ کړے دے، هغه خلق چې دلته په دې حکومت، په دې ملک کښې د حکومت Writ چیلنج کړے دے، هغوی ته دا اختیار نشته چې که د دې طرف نه یو دا لاړو چې مونږ درسره خبره کوؤ، ټوپک کیږده، مونږ درسره Message

مذاکرات کوؤ، تشدد پریږده او هغوی تشدد نه پرېږدی نو بیا د حکومتونو د پاره دا جواز چې مونږ د مذاکراتومینډیټ ورکړے دے او ښه به ئے ښه ایښودې وی، دلته به د انقلاب چغې وهی، دلته به د مساوات او د انصاف خبره کوی او د دې وطن خلق به روزانه بنیاد باندې خپلې جنازې وچتوی، دا خلقو ته قابل قبول خبره نه ده۔ سپیکرصاحب! دا داسې مسئله ده چې دا قومی مسئله ده، په دې قومی مسئله کښې د قوم ټول نمائندګان چې دی، دا د هغوی خواهش دے، د قوم هم خواهش دے چې په دې وطن کښې د امن راشی، امن د څنګه راشی؟ دا د قوم مسئله نه ده، دا د عوامو مسئله نه ده، زه چې په دې وطن کښې پینځه ورځې وشوې په دې پیښور کښې د عوامی نیشنل پارټئ زمونږ د ګل په شان یو ملګرے چې دے، هغه د ورځې په رڼرا کښې خلقو شهیدکړو، زه نن هم چې د هغوی دعا له تلے ووم او د هغوی د کور په خوا کښې حجره وه چې د هغه زنانو د ژړا چغې ما واوریدې نو ما په دې خپل ذهن کښې وئیل چې مونږ ته هیڅ حق نشته چې مونږ د د دې وطن یا د د دې قوم مشری وکړو، دا خبره چې مونږ هم نن دا سوال وکړو چې یره دا څوک دی چې مونږ هم نن دا جواز جوړوؤ سپیکرصاحب! د ټولو نه لویه مسئله دا ده چې د قوم مشران یریږی، یریږی، یره خو نه ده پکار، یره خو د هغې ذات نه پکار ده چې چا مونږ او دې ټول قوم له او دې ټول انسانیت له ژوندورکړے دے، کائناتو له ئے ژوندورکړے دے، یره خو د هغه چا نه پکار ده چې څوک به مونږ له د مرګ سبب ګوری۔ سپیکرصاحب! دا په دې هم نه کیږی چې دلته به زما د نهم جماعت یو ماشوم مونږ چې نن دې خبرې ته سوچ وکړو چې د نهم جماعت یو ماشوم چې د سکول په ګیټ کښې ولاړ دے، هغه داسې هم کولے شو چې کله هغه په دې خبره پوهه شو چې دا دهشت ګرد دے، هغه به تښتیدلے وو خو هغه ته به الله امر کړے وی او هغه ماشوم چې لاړو او هغه دهشت ګرد له ئے سینه ورکړه او په سؤونو ماشومان ئے د هغه شهادت نه او د هغه وژلو نه بچ کړل۔ بیا مونږ کښې دا هم همت نشته چې د هغې ماشوم کور له ورشو، د هغه پلار له ورشو، د هغه مور له ورشو، د هغه خاندان له ورشو او هغه له داد ورکړو۔ سپیکرصاحب! زه داګڼړم چې دا په دې نه کیږی چې زما د ملک وزیر داخله چې دے، هغه به دا بیان ورکړی چې دې خلقو سره خبره کول هم ګران

دی او دې خلقو سره جنګ کول هم ګران دے نو څه وائی دے قوم ته؟ دا ورته وایئ چې دا پیریان دی او آیا دا ریاست دومره کمزورے دے او آیا د دې ریاست ادارې دومره کمزورې دی او که د دې ریاست ادارې چې دی، دا ناکامه دی؟ سپیکر صاحب! په دې هاؤس کښې چې څومره خلق ناست دے، دا خبره ګرانه ده او دا خبره اسانه نه ده، دا خبره چې چا کړې ده، هغوی ئے قیمت ورکړے دے، دا خبره چې نن څوک نه کوی، دا که هر څوک دی، دا د هغه قیمت نه یریږی۔ نن په دې خبره هیڅا له پیغور نه ورکوؤ خو دا خبره ورته ضرور کوؤ چې د دې خبرې حل هم صرف او صرف دا دے چې تور ته به تور، قاتل ته به قاتل، دهشت ګرد ته به دهشت ګرداو هغوی به بینا کول غواړی، هله به دې قوم له نن مونږ امن ورکوؤ او دې وطن له به مونږ امن ورکوؤ سپیکر صاحب، اوس خو داسې ماحول جوړ دے او د بل ځائے خبره نه کوم سپیکر صاحب! ستاسو د صوابئ خبره کوم چې د څلور میاشتې مخکښې د صوابئ د یوکلې د شپږم کلاس ماشوم اغواء شوے دے، شپږم کلاس او درې میاشتې پس رها شو، څلور میاشتې پس څلویښت لاکهه روپئ ئے هغه مشرانو ورکړې یا پنځوس لاکهه ورکړې، دا به هغوی ته پته وی، دا خو یو د خفګان خبره ده چې هغه ماشوم نن دویمه دریمه ورځ ده کور ته راغلے دے او په څلور میاشتو کښې د هغه ذهن داسې بدل کړے دے چې پلار ته وائی چې څومره تصویرونه دی په دې کور کښې، وائی دا ښکته رااوکرځوه، وائی چې دې له به ساه ته ورکوې، تې وی به په کور کښې نه لګوې او هغه ماشوم ته ئے په څلورمیاشتو کښې دومره سبق ښودلے دے چې وائی داحکومت چې دے، داسیاسی مشران چې دی، دا پولیس چې دی، داسیکیورټی فورسز چې دی، وائی دا ټول غدار دی، دا د اسلام نه وتې خلق دے۔ سپیکر صاحب! نن د ناستې وخت دے په دې خبرو باندې چې په دې وطن کښې یو داسې Mindset موجود دے، موجود، یو داسې قوت موجود دے چې هغه Physically خو لګیادی هغوی Violence کوی خو هغوی لګیا دی هغوی Mentally داسې Instigation کوی او Injection کوی چې هغه ډیره لویه د خطرې خبره ده۔ دا داسې وخت دے چې په دې وخت کښې د دې وطن ټول سیاسی ګوندونه او د دې وطن ټول علماء کرام پکار دا دے چې بغیر د یرې نه، بغیر د خوف نه، بغیر د

مصلحت نه راپاڅي او دې مسئلې ته په هغه نظر وګوري چې په کوم نظر دې مسئلې ته کتل پکاردي، زه مبارکی درکوم ان شاءالله چې هغه ورځ د دې مسئلې د حل ورځ ده۔ عجیبه غوندې خبره ده، زما سیکورټي فورسز چې دی هغه هم شهیدان کیږي، مونږ ته که خلق داخبره کوی چې ستاسو هم پینځه کاله حکومت وو، آؤ پینځه کاله زمونږ حکومت وو خو نن د دا خبره خلق نه هیروی چې مونږ نن دلته په حکومت کښې نه یو او هغه ظالمان بیا هم داخبره کوی چې نیشنلیان نه پریږدو، ما ته پته ده چې دا تقریرونه چې دی دا فیس بک ته هم خیژی او دا هر ځائے ته خیژی، زه نن هم هغې ظالمانوته دا خبره کوم چې که پرون مونږ په حکومت کښې وو، هم د دې وطن خلق وو، نن که مونږ په اپوزیشن کښې یو، هم د دې وطن خلق یو، دا خاوره دا پرون هم زمونږه مور وه او دا خاوره نن هم زمونږه مور ده، دا وطن پرون هم زمونږ کور وو او دا وطن نن هم زمونږ کور دے، ان شاءالله په جار وایو چې دا دهشت ګرد، دا قاتلان، دا اجرتی قاتلان چې هغه د پښتنو متل دے، وائی سپے چې لیونے شی، ده پسې به غټ لوړ راخلې، د غټ لوړ نه علاوه د دې مسئلې علاج چې دے سپیکر صاحب! دا نشته دے۔ زه به د حکومت نه خواهش کوم او دا به ترینه ګزارش هم کوم چې نن ما ته هم خپل ډی سی او میسج کوی چې کشر بابک صاحب او مشر بابک صاحب د دکوره نه رااوځی او نن ظاهره خبره ده تاسو ته به هم دامیسجونه کیږي، اخر دا ولې؟ پینځویشت کاله پس به هم د دې، د دې ریاست عوام دا تپوس کوی چې په شانګله کښې څوک دی، په بونیر کښې څوک دی، په سوات کښې او په صوابئ کښې څوک دی؟ اے د الله بندیګانو! ولې دا د دې ادارو ذمه واری نه ده چې دا په ګوته کړی، داپه ډاګه کړی او زه نن په جار باندې په دې هاؤس کښې د مرکزی حکومت نه هم دا مطالبه کوم چې نور د مذاکراتو په نامه باندې او نور د مذاکراتو په ډرامه باندې دا قوم چې دے، دا قوم د نه دهوکه کوی۔ دا پښتنو ګناه کومه کړې ده، آیا د پښتنو دا وطن چې دے، د پښتنو داخاوره چې ده، زمونږه ګناه دا ده چې مونږ د هغې ظالمانو خلاف خبره کوؤ او د دې وطن د دې پاکستان نور خلق به ورسره ملاؤ وی هلته به څه نه کوی او زما بچی به وژنی، زما مشران به وژنی، زمونږ رائے به تقسیمیږی اوپه دې وطن باندې به د هغوی

راج وی، دې خبرې ته نور سپیکرصاحب! تیار نه یو او زه بخښنه هم غواړم چې ما وخت ډیر واخستو سپیکرصاحب! خو دا ضرور وایم۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه ډیر ښه وخت د واخستواو ډیره پورا خبره د وکړه او خپل زوړ چې کوم غیر حاضر وې نو د هغې حق د هم ادا کړو۔

جناب سردار حسین: سپیکرصاحب! ما ته پته ده، شاه فرمان صاحب ماته هم بریت تاوهی، زما به ورته دا ګزارش وی چې دا ټولو صوبه ده، ان شاءالله، ان شاءالله بریت به یو بل ته نه تاوؤکه خیروی خو دا ضرور وایم، داضرور وایم چې ناسته پکار ده او پهل تاسو له پکار دے، پهل حکومت نه پکار دے، په دیکښې هیڅ دا سې څه خبره نشته اوسپیکرصاحب! یوه خبره به بله وکړم، داوخت تیریږی، دا وخت روان دے، که چرې دې موجوده صوبائی حکومت په ذهن کښې دا خبره وی چې یره مونږ به دې خلقوته دا خبره کوؤ چې یره دا خو د مرکزی حکومت مسئله ده او ځان به ترې نه شاته شاته کوؤ، پریږدی هیڅوک هم نه، نه ما پریږدی سپیکرصاحب! او نه تاسو پریږدی او نه دا وزیران صاحبان پریږدی، دوئ هیڅوک نه پریږدی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډیره شکریه جی۔

جناب سردار حسین: هیڅوک نه پریږدی، ښه خبره دا ده، غوره خبره دا ده چې صوبائی حکومت چې دے، هغه د په دې صوبه کښې د ټولو سیاسی ګوندونو د مشرانو د ټولو مشرانو یو جرګه د رااوغواړی، زمونږ نه چې څومره کیدے شی، د دې وطن په خاطر باندې، په دې وطن کښې د امن په خاطر باندې ان شاءالله مونږ حکومت له دا ډاډ ګیرنه ورکوؤ چې په دې حکومت کښې به درسره مونږه برغ ولاړ یو او یریږئ ما، یره په دنیا کښې ډیر ناکاره شے دے، یره سپیکرصاحب، سپیکرصاحب! ما ته پته ده تاسوئے هم لږ لږ سائډ اخلئ، ما ته دا حکومت لږ پریږده، تاسوئے سائډ مه اخلئ سپیکرصاحب۔

جناب سپیکر: نه Basically time دغه کوؤ او زما په خیال ستاسو مؤقف ښه واضحه شو، ښه کلیئر شو، واضحه مؤقف مو ورکړو۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یره چې ده، یره، دا روزانه مرګ دے، چې کوم خلق یریږی هغه به روزانه مری او چې کوم خلق نه یریږی، د هغوی د پاره د ټولو خلقو-----

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ شکریہ جی، شکریہ، تھینک یو۔ شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ اپوزیشن نے جس ایشو کے اوپر آج بحث کی، بڑی اچھی Proposals، خیالات بھی آئے، بابک صاحب نے جو تقریر کی، اگر کسی کو نہ بھی پتہ ہو تو اس کی تقریر سے پتہ چلا ہے کہ وہ ابھی امریکہ سے پہنچے ہیں، کافی ادھر دن گزار کر آئے ہیں، تازہ تازہ ہیں اور ان کی تقریر میں بھی یہ ساری جھلک ہمیں نظر آئی ہے۔ (تالیاں) سب سے پہلے میں گورنمنٹ کے حوالے سے یہ کہہ دوں، پہلے ہمارے اوپر یہ الزام کہ ایک منسٹر اور دو ایم پی ایز شہید ہوئے اور یہ پھر بھی مذاکرات کی بات کرتے ہیں اور اب ہمارے اوپر یہ الزام ہے کہ مک مکا ہے تو میں یہ خاص کر اے این پی کے بھائیوں سے جاننا چاہتا ہوں کہ وہ الزام ایک لگائیں، یا تو کہیں کہ مک مکا ہے اور یا کہیں کہ ان کے بھی بندے شہید ہو گئے ہیں اور یہ خاموش ہیں۔ امن سب چاہتے ہیں جناب سپیکر، اس صوبے کے اندر تمام پولیٹیکل پارٹیز، ساری قوتیں امن چاہتی ہیں، فرق کیا ہے؟ فرق یہ ہے کہ پولیٹیکل سوچ یہ ہے کہ امن کیسے حاصل کریں گے؟ کسی کی ایک سوچ ہے، کسی کی دوسری سوچ ہے، کسی کی تیسری سوچ ہے، اس Objective کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے، سب ایک ہیں کہ امن ہو لیکن اس کے اوپر Differences ہیں کہ امن کیسے آئے گا؟ پاکستان تحریک انصاف کا جو Stand ہے، جو آج ہے، وہ آج کا نہیں ہے، وہ حکومت میں آنے کے بعد کا نہیں ہے اور یہ جو Wave تھا دہشتگردی کا، یہ 2002-2001 میں شروع نہیں ہوا تھا کہ ریکارڈ کے اوپر ہیں وہ سارے بیانات ہمارے چیئرمین کے اور ہماری پارٹی کے کہ جن Steps کی ہم نے مخالفت کی تھی کہ وہ نہ لیے جائیں جس کے نتیجے میں یہ حالات بنیں گے، آج سے دس سال پہلے جو ہمارا Point of view تھا، چاہیئے تو یہی تھا کہ یہ بات تسلیم کی جائے کہ جب یہ Policies implement ہو رہی تھیں اور ہمارا جو Point of view تھا اس کے اوپر جو آج کے حالات ہیں، کہ دس سال سے دو گورنمنٹس نے جنگ لڑی ہے، جب امریکہ نے افغانستان کے اندر Strike کیا اور ہمارے ایم ایم اے کے بھائی یہاں موجود ہیں، تو الیکشن 2002 کے ریزلٹ سے پتہ چلا کہ لوگ کیا سوچتے ہیں؟ پولیس کی بات کی میں یہ کہہ دوں کہ آج اس

حکومت کا کوئی وزیر، کوئی مشیر ایک ایس ایچ او کو تبدیل نہیں کر سکتا، آئیڈیل سیچویشن ہے۔ اچھا میں اب جو کل کا واقعہ ہوا ہے، اس سے پہلے اے پی سی کے بعد تین دھماکے ہوئے پشاور کے اندر، جب سے تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے، ایک اے پی سی کے بعد تین دھماکے ہوئے اور یہ جو کل کے دھماکے ہیں جناب سپیکر، بالکل ان دھماکوں کی نوعیت اور ان کے محرکات Different ہیں، اگر ہم بغیر سوچے سمجھے ہر چیز کو ایک ہی کارنر کے اوپر کہ جی یہ پولیس کی غلطی ہے، یہ فلاں پارٹی کی غلطی ہے، یہ طالبان، ایسا نہیں ہے ہمیں Investigate کرنا ہوگا کہ جب بھی Peace process شروع ہو جاتا ہے، ایک تو ڈرون کی تو ہمیں بات سمجھ آجاتی ہے، تیسری دفعہ کہ جب مذاکرات کی بات ہونے لگی تو حملہ ہو جاتا ہے، اس Peace process کو اگر آپ شروع سے دیکھیں، پچھلی گورنمنٹ کے آخری سال میں 2012 میں طالبان کی طرف سے یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہم مذاکرات کرنے کو تیار ہیں لیکن تین شخصیات کے نام لیے گئے کہ وہ ہمیں گارنٹی دیں۔ اب اس سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کو یقین نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے پاس مذاکرات کا اختیار ہے کہ نہیں؟ دوسری دفعہ جب وہ مذاکرات کیلئے تیار ہوئے تو ایک ہی شرط لگائی گئی کہ ڈرون حملے بند کئے جائیں اور ہم نے، (یعنی) اس قوم نے فیصلہ کیا، ساری پولیٹیکل پارٹیز نے اور فیڈرل گورنمنٹ نے بھی امریکہ سے یہ درخواست کی کہ امن کی خاطر آپ ڈرون بند کر دیں لیکن ایک ڈرون ہوا امن کے اوپر جس کی وجہ سے ایک بہانہ ہی سہی، ایک بہانہ ہی سہی مل تو گیا، اب جو ہم حالات دیکھ رہے ہیں، میں اس ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ اگر مذاکرات شروع ہو جاتے ہیں تو کیا ہم میں سے کوئی پولیٹیکل پارٹی، فیڈرل گورنمنٹ، کوئی پراونشل گورنمنٹ یہ گارنٹی کر سکتی ہے کہ ڈرون نہیں ہوگا، اس جرگے پہ ڈرون نہیں ہوگا؟ اس جگہ پہ ڈرون نہیں ہوگا؟ یہ حکومت بہت Seriously، کل جناب غلام احمد بلور صاحب کا بیان آیا کہ ہمارے دور میں چرچ اور مساجد کے اوپر حملے نہیں ہوئے ہیں، میں اتفاق کرتا ہوں، میں اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے دور میں دھماکے نہیں ہوئے چرچ اور مساجد کے اوپر، اس لئے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دھماکے بالکل مختلف نوعیت کے ہیں، اس کے محرکات مختلف ہیں، اس کے Objectives مختلف ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کا پتہ چلائے۔ جو دس سال جنگ لڑی گئی، اگر پانچ فیصد بھی دہشتگردی کے اندر کوئی کمی آئی ہو تو ہم Status quo maintain رکھتے ہیں، چاہے جتنی بھی تباہی ہو، ہم جاری رکھتے ہیں لیکن

اگر Objective امن ہے جناب سپیکر، اگر ہم امن چاہتے ہیں اور جو پالیسی پچھلے دس سال کی تھی، اس کی وجہ سے بدامنی بڑھتی جارہی ہے تو ہمارے پاس کیا Option ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ جو مذاکرات کا Option ہے، وہ ابھی Exercise نہیں ہوا کیونکہ Trust deficit ہے، ہم گارنٹی ہی نہیں کرسکتے کہ مذاکرات ہونگے تو کون Interfere کریگا، کس قسم کے واقعات ہونگے؟ تو یہ Option اپنی جگہ پر موجود ہے۔ جب تک Sincerity کے ساتھ یہ مذاکرات نہ ہوں، جنگ کا نتیجہ ہم نے دیکھ لیا اور لوگ امن چاہتے ہیں۔ میں جناب بابک صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے دوایم پی ایز شہید ہوئے، ہمارا منسٹر شہید ہوا اور اسی سیشن کے دوران جناب وزیراعلیٰ صاحب نے کہا کہ پروٹوکول بھی نہیں ہے اور سیکورٹی بھی نہیں ہے اور ہمارا کوئی منسٹر، کوئی ایڈوائزر سیکورٹی بھی نہیں لیتا اس کے باوجود بغیر گارڈز کے بھی ہم پھرتے ہیں اور مجھے بابک صاحب یہ بتائیں کہ اس حکومت کا کوئی ایک وزیر، کوئی ایک ایم پی اے جس کا تعلق چاہے بنوں سے ہو، چاہے ڈی آئی خان سے ہو، چاہے سوات سے ہو، چاہے پشاور ویلی سے ہو، وہ یا تو اپنے علاقے میں نہیں جاتا یا سیکورٹی کے ساتھ جاتا ہے یا کہیں امریکہ، لندن بھاگ گیا ہے تو پھر ہم قبول کرلیں گے کہ ہم ڈرتے ہیں اور اگر اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ مذاکرات ہونے چاہئیں تو یہ آج کی بات تو نہیں ہے، یہ حکومت میں آنے کے بعد کی بات تو نہیں ہے، یہ تو وہی Stand ہے جس کے اوپر اے پی سی نے Agree کیا ہے اور آپ اس ریزولیوشن کا حصہ رہے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ مذاکرات کا Option ابھی Exhausted نہیں ہے۔ اگر آپ کو کہیں اس حکومت کے اندر کوئی ڈر نظر آتا ہو اور عجیب سی بات یہ ہے کہ دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کے خلاف تو پاکستان تحریک انصاف کھڑی ہوسکتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم ڈرپوک ہیں، یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ ہم کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ اتحادی ہمارے ساتھ بالکل ایسے کھڑے ہیں، اس کے اوپر میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ہم اکٹھے ہیں اس ایشو پر، اب امن کی طرف جو سفر ہے، اپوزیشن کے بہت سارے ممبران نے، میں نلوٹھا صاحب کے اور نگہت اور کزئی صاحبہ کے اور میں انیسہ زیب صاحبہ کے پوائنٹ سے بھی Agree کرتا ہوں کہ پتہ تو چلائیں کہ یہ کیوں ہورہا ہے؟ پہلے تو ایسے نہیں تھا لیکن اگر آپ کو یاد ہو، اگرچہ پی ٹی آئی کے بہت سارے ایم پی ایز بہت Young ہیں لیکن ہمارے Seasoned politicians یہاں اپوزیشن کے اندر موجود ہیں، ان کو

پتہ ہے کہ جب 80 کی دہائی میں سی آئی اے، ہماری سیکورٹی ایجنسیز، آرمی، ساری پولیٹیکل پارٹیز ایک Page کے اوپر تھے تو تب بھی ہم بسوں کے اندر، لاری اڈوں کے اندر، Publice places کے اندر دھماکے نہیں رکوا سکے اور ان سینکڑوں دھماکوں میں سے مجھے اگر بابک صاحب On record ایک کا بتائیں کہ اے این پی نے Condemn کیا ہو تو میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، وہ بھی پشتون بلڈ تھا، وہ بھی اس ایریا کا خون تھا، جب امن کی اور خون کی بات ہو تو وہ بھی کسی اور کا خون نہیں تھا اور میں پھر سے کہتا ہوں کہ یہ ان دھماکوں کا تسلسل ہے کہ اس ایریا کو Destabilize کیا جائے، لہذا ہم اپنے موقف کے اوپر بھی کھڑے ہیں، اپنی سوچ کے اوپر بھی کھڑے ہیں اور ہمارے اتحادی بھی ہمارے ساتھ ہیں کہ ہم اس کا پتہ چلائینگے۔ حکومت کے اوپر بڑی Responsibility ہوتی ہے، ہم Careless statement بھی نہیں دے سکتے اور وہ رویہ بھی نہیں اپنا سکتے اور اگر کوئی یہ حرکات اس لئے کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ ایک Opinion بن جائے، تحریک انصاف اور اس کی اتحادی حکومت کے خلاف لوگ کھڑے ہو جائیں کہ وہ مذاکرات کی بات کر رہے ہیں اور وہ اس سے پیچھے ہٹ جائیں، جناب سپیکر! یہ حکومت کھڑی ہے کیونکہ دس سالہ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ مذاکرات واحد حل ہیں۔ میں اپوزیشن کے ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ جو فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، وہ ہمارے ساتھ Share کریں، وہ پوری کریں اور پرسوں جو اپوزیشن نے ریزولوشن موؤ کروائی، بابک صاحب نہیں تھے، یہی بات انہوں نے کی کہ ہمیں Interior Minister یہ بتادیں کہ بات نکلی ہے تو کہاں تک پہنچی کیونکہ ہم Pay کر رہے ہیں۔ صوبائی حکومت ہر قسم کی سپورٹ دینے کو تیار ہے، ہر قسم کی ذمہ داری لینے کو تیار ہے، وہ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں ہمارے اوپر کوئی بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں، اس کیلئے تیار ہیں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ امیر مقام صاحب کے اوپر حملہ ہوا ان کی بھی یہ Statement ہے کہ میرے اوپر حملہ ہوا لیکن میں اب بھی مذاکرات کا حامی ہوں کیونکہ دس سال کا تجربہ ان کے بھی سامنے تھا۔ چوہدری نثار صاحب نے بھی کہا ہے کہ اب بھی ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جو دس سال پہلے تحریک انصاف نے بات کی، وہی ثابت ہو رہی ہے۔ اگر امن کیلئے، جو کہ سب متفق ہیں کہ امن چاہتے ہیں، اگر امن کیلئے جنگ کا راستہ مفید ہے تو آج ہاؤس میں اگر میجارٹی لوگ یہ کہتے ہیں کہ امن کا راستہ جنگ کے Through حاصل کرینگے تو

آپ بتادیں، اس کے اوپر ہم پالیسی بنائیں گے لیکن جب تک خلوص دل کے ساتھ مذاکرات کا Option ہم Exercise نہ کریں، ہم اپنی پالیسی کے اوپر عمل پیرا ہیں جناب سپیکر، اور انشاءاللہ جو لوگ یہ کوشش کررہے ہیں کہ عوام کے Opinion کو Change کردیں اور ایسی جگہ پر دھماکے کرائیں جہاں پر تحریک انصاف اور اسکی اتحادی حکومت اور مرکزی حکومت کی بھی میں بات کررہا ہوں، اور صرف ایک پارٹی کی بات نہیں کررہا ہوں، کوئی ایک، دو کے علاوہ ساری پولیٹیکل پارٹیز کی میں بات کررہا ہوں، اے پی سی کی میں بات کررہا ہوں کہ جو مذاکرات کے اوپر متفق ہوئی تھیں، یہ مذاکرات کو سبوتاژ کیا ہے امریکہ نے، یہ مذاکرات کو سبوتاژ کیا ہے ڈرون نے، اس کے اوپر بھی پوری قوم متفق ہے ان شاءاللہ ہم یہ Option exercise کرینگے۔ جناب سپیکر، میں صرف آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ دھماکے، وہ خوفناک دھماکے جو پچھلی گورنمنٹ کے دور میں ہوئے تھے، وہ بالکل Different تھے، یہ بالکل Different ہیں اور حکومت اپنی ذمہ داری سے بھی باخبر ہے۔ میں نے یہ بیان بھی طالبان کا پڑھا ہے کہ ہمارے اوپر سب سے زیادہ حملے خیبر پختونخوا کے اندر ہوتے ہیں، پولیس بالکل آزاد ہے، ہم جو ہماری ذمہ داری ہے اس کے اوپر کھڑے ہیں، جو ہماری سوچ ہے اس کے اوپر کھڑے ہیں اور جو دس سالہ تاریخ نے ثابت کردیا ہے کہ جو بات ہم پہلے سال کرچکے تھے، وہی اس کا حل ہے، ان شاءاللہ نیک نیتی کے ساتھ اس کے اوپر عمل کرینگے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب، سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے کچھ دن پہلے بھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس یہاں پہ پیش کیا تھا۔ سر، ضلع چترال کا جو مسئلہ ہے، آپ کو بھی بخوبی علم ہے اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم صاحب! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس Topic پہ بولیں، اپنی پارٹی کی نمائندگی کریں اس ایشو پہ، اگر نگہت اورکزئی نے بات کی ہے اور آپ اس کو سمجھتے ہیں۔۔۔۔

جناب سلیم خان: صحیح سر، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے اسی پہ بولوں گا۔

جناب سپیکر: بس چونکہ اس کے بعد شوکت صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک دو منٹ۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ سلیم صاحب کہہ دیں اس کے بعد شوکت صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جو اس وقت Topic زیر بحث ہے، کل کا جو واقعہ ہوا تھا تبلیغی مرکز میں، اس کی میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مکمل مذمت کرتا ہوں اور یقیناً یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اس صوبے کیلئے بلکہ اس ملک کیلئے کہ دھماکوں کے جو سلسلے ہیں، یہ ختم نہیں ہو رہے ہیں اور تبلیغی مرکز میں جو ہوا یا چرچ میں دھماکے ہوئے یا مساجد میں ہوئے یا سکولوں میں ہو رہے ہیں، آخر وہی بے گناہ لوگ مرتے ہیں، شہید ہوتے ہیں، اس صوبے کے عوام ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ امن وامان کا جو مسئلہ ہے اس وقت صوبے کے اندر بلکہ ملک کے اندر اس کو بحال کرے مگر سمجھ نہیں آرہی کہ جب بھی دھماکے ہوتے ہیں، کبھی بھی کوئی اس کی رپورٹ 'کمپلیٹ' رپورٹ ہمیں اس اسمبلی کے فلور پر نہیں پیش کی گئی۔ جس طرح نگہت بی بی نے پچھلے دنوں یہاں پہ ایک ریزولیوشن لائی تھی، ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ اس کے اوپر مکمل بریف کرے اور اپنا لائحہ عمل ہمیں بتادے۔ حالانکہ اس کے اوپر اے پی سی بھی ہو چکی ہے اور یہاں پہ تمام پارٹیز نے اپنی رائے دیدی مگر مسئلہ وہی ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور میرے محترم شاہ فرمان صاحب نے جو یہاں پہ حکومت کی نمائندگی کی، یقیناً حکومت کوشش تو کر رہی ہے مگر ناکام ہے اور آگے بھی ہمیں کوئی اس کا کلیئر کٹ واضح لائحہ عمل نظر نہیں آرہا ہے اور جو مرکز کا کام تھا، وہ بھی ابھی تک ادھورا رہ چکا ہے تو آخر اس مسئلے کا حل کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، اس کیلئے مرکز اور صوبے کو مل بیٹھ کر کوئی حل تلاش کرنا ہے۔ اگر کوئی مذاکرات سے امن آتا ہے، بیشک وہ ہونے چاہئیں، یہ کیوں نہیں ہوتے؟ اگر مذاکرات سے امن کا سلسلہ جو ہے، یہ بحال نہیں ہوتا تو اس کا جو دوسرا راستہ ہے، وہ اختیار کیا جائے۔ تو یہ بے گناہ لوگ جو ہمارے صوبے کے ہیں، یہ کب تک اس طرح بے گناہ مرتے رہیں گے اور شہید ہوتے رہیں گے؟ اور ہم یہاں پہ مذمت کرتے رہیں گے تو اس کا کوئی حل میرے خیال میں نہیں ہے تو Concrete solution چاہیے حکومت کو اس حوالے سے، اور اس ہاؤس کو بھی اس حوالے سے اعتماد میں لیا جائے کہ جو حکومت یہاں پر اقدامات کرنا چاہتی ہے، وہ Clearly اس کیلئے کوئی پالیسی دیدے تاکہ صوبے میں جلد امن آجائے اور یہاں کے لوگ سکون سے رہ سکیں۔ Thank you so much

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پھر بعد میں یہ ہمیں جواب دیدیں۔

جناب سپیکر: اچھاجی، منور صاحب بات کریں۔ شوکت اس کے بعد، شوکت صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سردار بابک صاحب کی بھی تقریر سنی، جناب شاہ فرمان صاحب نے بھی تقریر کی اور یہ سر، اگر ہم کمرے میں بیٹھے ہیں تو ٹی وی پہ بھی یہی اس قسم کے ڈائیلاگز ہم سن رہے ہیں، کوئی صوبے کو Blame کر رہا ہے، ہم مرکز کو Blame کر رہے ہیں اور یہ عوام Confused ہیں کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہر طرف سے یہ بیان آرہے ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں، ہم ڈائیلاگ چاہتے ہیں، بلکہ جب یہ بیان دیتے ہیں تو آپس میں جیسے آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اور ہم تماشہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پہ ڈائیلاگز نہیں ہو رہے ہیں سر، صرف سیاست ہو رہی ہے اور خدا کیلئے اس صوبے پہ، اس ملک پہ یہ سیاسی پارٹیاں رحم کریں، اگر واقعی آپ لوگ Sincere ہیں کہ ڈائیلاگز ہونے چاہئیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں شاہ فرمان خان سے یہی پوچھتا ہوں کہ آپ کو کس نے منع کیا ہے کہ آپ ڈائیلاگ نہ کریں؟ ساری تکالیف اس صوبے کے لوگ Face کر رہے ہیں اور آپ اپنی نظریں اور خیرات مرکز سے مانگ رہے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ڈائیلاگ میں مدد کریں۔ سوات میں جو ڈائیلاگز بھی ہو گئے تھے، کم از کم اپنے صوبے کے، جس صوبے نے آپ کو مینڈیٹ دیا ہوا ہے جاؤ ان لوگوں سے مذاکرات کرو، لوگوں کو بتاؤ، ان لوگوں کا پیغام لے آؤ اس صوبے کے لوگوں کو تاکہ یہ یہاں کی جو عوام ہیں، اس صوبے کی عوام ہیں، ان کو بھی کم از کم یہ پتہ چلے کہ واقعی تحریک انصاف والوں نے اپنا کام کیا، ان لوگوں سے بات کی اور ان کی جو شرائط ہیں، ان کو تو سامنے لے آئیں نا۔ یہ عوام آج جس پوزیشن پہ کھڑی ہے اور ہم اور آپ لوگ صرف سیاست کر رہے ہیں اور یہ جو دھماکے ہو رہے ہیں، ہم اس کے قابل ہیں، شاہ فرمان کہہ رہے ہیں کہ تبلیغی مرکز میں جو دھماکہ ہوا ہے، میرا بھی یہ ایمان ہے کہ کوئی مسلمان اس قسم کے دھماکے تبلیغی مرکز میں نہیں کر سکتا لیکن مر تو رہے ہیں ساری عوام اور جب بھی ٹی وی پہ ہم دیکھتے ہیں، ایک طرف تحریک انصاف والے ہوتے ہیں، دوسری طرف پی ایم ایل این والے ہوتے ہیں اور عوام کو انہوں نے پریشان کیا ہوا ہے، میں فلور پہ ان سب پارٹیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے سیاست بند

کرو، یہ کون مر رہے ہیں؟ آپ لوگوں کو اس صوبے کے لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے۔ ہم اسمبلی میں یہ بیٹھے تمام ممبران آپ کی پشت پہ کھڑے ہیں، ہم کیوں مرکز سے مدد کی اپیل کریں؟ ہم خود ڈائیلاگ کیوں نہیں کرتے؟ آپ کو کس نے منع کیا ہوا ہے کہ آپ ان لوگوں سے مذاکرات نہ کریں؟ یہ صوبے کے نمائندے آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، جاؤ آپ ان کے ساتھ مذاکرات کرو لیکن خدا کیلئے یہ ڈائیلاگ، یہ اے این پی اور تحریک انصاف اور یہ نون اور یہ جتنی پارٹیاں ہیں، خدارا! یہ باتی یہ بند کریں۔ یہی میرا پیغام ہے، یہی میری ان سب سے ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کے ڈائیلاگز خدا کیلئے بند کریں اور عوام کو مزید پریشان نہ کریں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! میں تو صرف مختصر سی بات کروں گا۔ چونکہ انیسہ زیب صاحبہ چلی گئی ہیں، میرے خیال سے انہوں نے کہا تھا کہ زخمیوں کا بہترین علاج ہو تو ان شاءاللہ تعالیٰ میں یقین دلاتا ہوں کہ جو زخمی ہیں، ان کا بہترین علاج ہو گا۔ مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے جناب سپیکر! کہ اتنے اہم ایشو پہ ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہے، دو گھنٹے ضائع ہوئے ہیں اس اسمبلی کے، صرف ہم ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں آج، کل اگر یہ بات منور خان صاحب کہتے تو اچھا لگتا لیکن اب تو خود حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پہ مرکز میں، اور یہ اب ان کو پتہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت مذاکرات کرتی ہے تو اس کی کیا اہمیت بنتی ہے؟ آپ کی پالیسیاں کون بناتا ہے؟ آپ کی خارجہ پالیسی ہم بنا سکتے ہیں؟ یا جو پالیسی امریکہ کی حمایت کی ہے، کیا وہ ہم کر سکتے ہیں؟ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جناب سپیکر! کہ یہ اس سے جان چھڑانے والی بات ہے، یہاں پہ سکورنگ نہ کی جائے، یہ اتنا بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور یہ Innocent لوگ تھے تبلیغی حضرات، مسجد میں حملہ مسلمان اور پاکستانی تو نہیں کر سکتا، اس میں کئی قوتیں ملوث ہیں اور یہ جو دہشتگردی کا Hub بنا ہے خیبر پختونخوا، یہ چھ مہینوں میں نہیں بنا ہے، یہ دس گیارہ سالوں سے جو پالیسیاں اپنائی گئیں جس کا ذکر، بتایا گیا

کہ جی اوونر شپ ہم نے لی ہے، اوونر شپ سب کو پتہ ہے کہ * + + + + + + + اعظم ہوتی صاحب نے کیا کہا؟ تو یہ ساری چیزیں، کسی کو اس طرح نہ Blame کیا جائے۔ لوگوں کو (مداخلت) ہم نے، ہم نے، یہ دھماکے پہلے بھی ہوئے ہیں لیکن اقدامات ہم نے کئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ سے پہلے بھی تقریریں ہوئی ہیں، شاہ فرمان نے بھی تقریر کی ہے لیکن آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں، ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس قسم کے غیر پارلیمانی الفاظ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شوکت صاحب!

وزیر صحت: جی پلیز، آپ بیٹھ، آپ سن لیں نا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر صحت: آپ کو میری باتیں تلخ لگتی ہیں نا، میں سچ بولتا ہوں، میں سچ بولتا ہوں نا۔ سچ بولنے کی آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ آپ سنیں نا، میں نے بھی آپ کی باتیں سنی ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت صاحب۔

وزیر صحت: یہ سارے لوگوں نے سنی ہیں آپ کی باتیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دھماکے پہلے بھی ہوئے لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ اس صوبے کی پولیس کو تربیت دینے کیلئے دس سالوں میں کونسے اقدامات کئے گئے؟ یہ جو اوونر شپ کی بات کی جا رہی ہے، مجھے بتایا جائے نا کہ صوبے میں دہشتگردی کو کنٹرول کرنے کیلئے اپنے اقدامات بتائیں؟ یہ تو نہیں ہے کہ ٹی وی پر آ کر میں لوگوں کو للکاروں، اس کی تو * + + کی گئی ہے، سب کو پتہ ہے لیکن یہ جو ہم نے کیا ہے، ہاں، میں آپ کو بتاتا ہوں، ہم نے پروفیشنل آئی جی پی کو لگایا

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہے، کوئی اس پر انگلی نہیں اٹھا سکتا، جس طرح شاہ فرمان صاحب نے کہا ہم نے پولیس میں سیاسی مداخلت ختم کی، یہ سارے اقدامات ہیں، ہم نے انٹیلی جنس اداروں کو بنایا، ہم اس صوبے کیلئے انسداد دہشت گردی فورس بنا رہے ہیں جناب سپیکر، یہ نہیں کہ ہم کچھ کر نہیں رہے ہیں، سب کو پتہ ہے لیکن جو ہمیں طعنے دیئے جا رہے ہیں خودکش حملوں کے، دھماکوں کے، یہ تو پالیسیوں کا تسلسل ہے، پالیسیاں آپ نے وہی رکھی ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! ان سے کہہ دیں کہ چیئر کو مخاطب کریں، ہماری طرف کیوں منہ کرکے بول رہے ہیں؟

وزیر صحت: یرہ آپ سنیں، پلیز یار، تا تہ څہ تکلیف دے؟ آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں چیئر، آپ اس طرح نہیں چیئر کو آپ ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، نہیں چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: آپ کو تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ وفاقی حکومت میں جو شامل ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ جی، کنفیوژن۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: تہ اخوا ګوره تقریر کوه، زمونږ په شکل کښې تا څه لیدلی دی؟

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: میری باتوں سے پتہ نہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے، میں تو سچ بولتا ہوں، آپ کو کس بات پہ۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت صاحب، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، مہربانی کرکے آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں Sincerity۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر صحت: یہ اتنا سیریس ایشو ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، وائنڈ اپ کرتے ہیں جی، ایک منٹ۔

وزیر صحت: اتنا سیریس ہے اور سیریس ایشو کو لیکر اس طرح کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بات بتاؤں جی۔

وزیر صحت: ہم نے دو گھنٹے ان کی تقریریں سنی ہیں، دو گھنٹے تقریریں سنی ہیں، آپ سنیں تو سہی نا۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! نہیں، ایک ترتیب ہی ہے۔

وزیر صحت: دو گھنٹے ہم نے سنا ہے، اپنے اندر ہمت ڈالیں، ذرا سنیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آپ ایک مہربانی رکھیں (مداخلت) ایک منٹ، سردار صاحب بیٹھ جائیں، سردار صاحب بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ چیئر کو ایڈریس کریں جو بھی ڈسکشن ہو آپ چیئر کی طرف دیکھیں، ڈائریکٹ نہ کریں، چیئر کو آپ ایڈریس کریں۔ ایک منٹ جی، بات ختم کرلیں پھر آپ کو دیتے ہیں۔ چیئر کو آپ ایڈریس کریں پلیز۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ دیکھیں یہ ہم پر الزام تراشی، کہ جی ہم Confused ہیں، ہماری کنفیوژن کہاں نظر آرہی ہے؟ ہم نے تو جب اے پی سی بلائی گئی مرکز میں، ہم نے ان کا ساتھ دیا لیکن میں ان پارٹیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ دستخط کرنے کے بعد ٹاک شو میں گئے، تو کیوں اس سے پیچھے ہٹ گئے کہ جی یہ مذاکرات تو ہو نہیں سکتے، جب ہو نہیں سکتے تو کیوں دستخط کئے وہاں پہ؟ لوگوں کو Confuse کیوں کررہے ہیں؟ یہ کیوں اتنا زیادہ ظلم ہورہا ہے؟ ہماری تو وہی پالیسی ہے، ہم نے تو، شاہ فرمان صاحب نے کہا ہے کہ الیکشن سے پہلے ہماری یہی پالیسی تھی، ہم نے کہا ہے کہ صوبے کو امن دیں گے اور امن کا راستہ ہمیں لگتا ہے جناب سپیکر! کہ مذاکرات ہیں، آج خدا کے فضل سے جو بھی مذاکرات سے ادھر ادھر ہوتے رہے، آج پوری قوم کا پریشر ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ان مذاکرات پہ ان کو آنا ہوگا اور میں یہ عرض کروں جناب سپیکر! کہ Sincerity کا مشورہ ہمیں کیوں دیا جارہا ہے؟ ہمیں تو قوم نے ووٹ اسی پہ دیا ہے، ہم نے الیکشن سے پہلے اپنا منشور دیا تھا کہ جی ہم امن چاہتے ہیں، مذاکرات چاہتے ہیں، اسی پہ ووٹ ملا ہے۔ وہ لوگ ہمیں پتہ ہے جو آج اس حکومت کا حصہ بنے ہیں، جو Own کررہے ہیں اس صوبے کو جناب سپیکر، تو ان کو بھی تو آگے آنا چاہیے، وفاقی حکومت میں شامل ہورہے ہیں، انہی پہ تنقید کی جارہی ہے، تو یہ تو مجھے عجیب سا ماحول لگ رہا ہے کہ ایک طرف آپ تنقید بھی کررہے ہیں کہ ان کی پالیسیاں ٹھیک نہیں ہیں،

دوسری طرف اقتدار کیلئے آپ ان کا ساتھ دے رہے ہیں، یہ کونسی پالیسی ہے جناب سپیکر! تو یہ چند ایک گزارشات تھیں میری، کچھ ان کو تلخ بھی لگی ہوں گی، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن حقیقت ہمیشہ تلخ ہوتی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بات میں نے کی جناب سپیکر! کہ اس صوبے میں کئی قوتیں، دس سالوں میں جو پالیسیاں اپنائی گئیں، بہت ساری قوتیں یہاں ملوث ہو گئیں جس کی وجہ سے آج ساری قوم کو Confuse کیا جارہا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: دوئ یو ناکامه حکومت دی، دا دوئ تسلیموی ولې نه، د دوئ نه حکومت کیږی نه او ولته الزام په اپوزیشن باندې لګوی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! آپ پرانے پارلیمنٹرین ہیں، آپ اصول کو جانتے ہیں، آپ پلیز، اگر اس طرح کوئی اسمبلی اجلاس چلتا ہے تو پھر نہیں چلتا، تو آپ کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ شوکت صاحب، سب کو، میں، ایک منٹ، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے کوئی گالی نہیں دی ہے، میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں (مداخلت) مفتی صاحب، مفتی صاحب، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ایک منٹ جی۔

وزیر صحت: میں نے کوئی غلط بات کی ہے؟ میں نے تو صرف آئینہ دکھایا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، میں شوکت صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ، آپ تھوڑا، آپ ہولڈ کریں، دیکھیں یہ ہماری اسمبلی روایات کی اسمبلی ہے، ہمارے ہاں جو پختون کلچر کی روایات ہیں اس کا خیال رکھتے ہوئے جو بھی بات ہو، آپ کا جو بھی موقف ہو لیکن اس کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے کہ اس پہ تلخی نہ بڑھے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں دونوں سائڈ سے، اپوزیشن اور حکومت دونوں سے کہ وہ اعتدال میں رہیں تو مہربانی ہوگی۔ تو آپ بات بھی کریں تو تھوڑے الفاظ اس کے ٹھیک ٹھاک ہونے چاہئیں۔

وزیر صحت: میں نے کوئی گالی نہیں دی ہے، کسی کو میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور میں، میں ایک منٹ، یہ اسمبلی۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں صرف، میں صرف جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں، میں، معذرت کے ساتھ چاہتا ہوں میں معذرت کے ساتھ، میں، دیکھیں، ایک چیز، میں اپنی بات مکمل کروں پھر آپ بات کرلیں۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ، میں، ایک منٹ جی۔

وزیر صحت: زما تقریر ختم شی نو بیا کوئی کنه۔

جناب سپیکر: میں صرف، آپ مجھے بات کرنے دیں نا جی، پلیز، آپ مجھے بات کرنے دیں۔ میں صرف وضاحت کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں ہم نے اس اسمبلی کو چلانا ہے، سب کو برابر کا موقع ملے گا اور کسی کو احساس نہیں ہوگا، یہ آپ کی اسمبلی ہے لیکن ہمارے اپنے کلچر کے بھی کچھ Traditions، روایات ہیں، ان کو ہم کسی بھی صورت میں Bypass نہیں ہونے دیں گے، آپ اپنی بات مختصر کریں اور چونکہ اذان کا ٹائم ہونے والا ہے تاکہ ہم بات کو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ده خو خپلې خبرې اوکړې کنه سپیکر صاحب! مونږ خو د ده موقف واوریدو۔

جناب سپیکر: آپ سے زیادہ نہیں کی ہیں۔

وزیر صحت: ته لږ پریږده کنه۔

جناب سردار حسین: د دې نه مخکښې شاه فرمان خان خبرې اوکړې په هغې باندې ما هیڅ هم او نه وئیل، هغه خو چې کومې خبرې پارټئ پسې، دغه پسې اوکړې نو۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اچھا، اچھا، اچھا۔

جناب سردار حسین: دوئ ته لږ او وایه چې د روایاتو خیال اوساتی۔

وزیر صحت: نو دا خو څه د مقابلې دغه نه دے، دا خو بیا پکار ده چې یومقابلې خبره راشي بیا خو به مقابله کوئ۔

جناب سپیکر: اچھا شوکت صاحب! آپ، آپ چیئر کو۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے، میں نے تو صرف اپنی پارٹی کی پالیسی بیان کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کیا کریں نا، جی۔

وزیر صحت: میں نے صرف یہ کہا ہے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا، ایک آئینہ دکھایا ہے، اب آئینہ دکھانے سے کوئی ناراض ہوتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ (تالیاں) میں نے تو اور کچھ نہیں کیا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو آپ ہمیں ناکام کہتے ہیں، آپ کے دور میں دھماکے ہوئے، آپ نے صوبے کو، آپ کی اس صوبے کی کونسی پالیسی تھی؟ (مداخلت) میں تو یہ، ہم نے دو گھنٹے سے سنیں، بار بار کہتے رہے ہیں حکومت ناکام ہو گئی ہے، آپ مجھے بتائیں کیا ناکام ہو گیا ہے؟ ہم نے اس صوبے سے کرپشن ختم کی، ہم نے صوبے کو ادارے بنانے کیلئے دیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام، اب میں شوکت صاحب! ایک منٹ، شہرام خان بات کریں گے، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔ شہرام صاحب آپ بات کریں۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب سے میری ریکویسٹ ہے جی، جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے، یہ صوبہ ہم سب کا ہے، یہ مسئلہ بھی ہم سب کا ہے اور یہاں پہ ہر بندہ اپنا Point of view دے سکتا ہے اور اس کو ایک بہتر طریقے سے انداز کیا جائے، بتایا جائے۔ ایک بات یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے، یہاں پہ بیٹھے جتنے بھی لوگ ہیں وہ سارے غمزدہ ہیں اور ان سب کو احساس ہے کہ امن کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے، وہ جو ہم خواب دیکھتے ہیں، جو ہم سوچتے ہیں، جو ہم کرنا چاہتے ہیں Peace، امن حاصل کئے بغیر کوئی چیز بھی ممکن نہیں، تو اس کیلئے میں ریکویسٹ بھی اس پورے ہاؤس سے کروں گا کہ ایک تو لائن کے اندر جس طرح آپ نے فرمایا، ایک دوسرے کا احترام بھی ضروری ہے، پوائنٹ سکورنگ پہ نہیں جاتے کیونکہ اس کیلئے دوسری اور جگہیں ہیں، یہاں پہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں پہ جب لوگوں نے ووٹ دیا ہے، آئے ہیں، بیٹھے ہیں، یہ اتنے سارے لوگ بھی آئے ہیں اور وہ اپنا ٹائم دے رہے ہیں تو ہمیں ایک Solution کی طرف جانا پڑے گا اور شاہ فرمان صاحب نے جس طرح کہا کہ ہر بندے کے پاس اپنا اپنا ایک پروگرام ہے، مقصد ایک ہے کہ امن حاصل ہو، جو کل ہوا، قابل مذمت ہے، جتنی مذمت کی جائے کم ہے، مطلب اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا اور یہاں پہ جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اس ہاؤس میں یا اس ہاؤس سے باہر، یہ پورے صوبے کی ترجمانی کرتے ہیں اور ان ساروں کو یہ احساس ہے کہ اس چیز کو روکا جائے، کس طرح روکا جائے؟

ہر بندہ، ہر پارٹی اپنا اپنا Opinion دیتی ہے، کسی کو غلط نہیں کہا جاسکتا لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جو ماضی میں ہوا، ہم، ہر بندہ ایک موقف، ہر پارٹی ایک موقف رکھتی ہے، شاہ فرمان صاحب نے جس طرح کہا کہ ہم Peace process کو آگے لے جانے کی بات کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جنگ تو ہم نے کرلی اور جنگ ہو بھی رہی ہے، یہ نہیں کہ نہیں ہو رہی لیکن اس کو اگر بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ اگر آپ سو سال بھی لڑیں گے تو سو سال بعد بھی آپ ٹیبل پر آکر بیٹھیں گے اور وہ جتنا نقصان ہوا ہوگا، اس کا دونوں پھر، دونوں سائڈ سے بات ہوتی ہے۔ تو اگر دس، سو سال بعد یا بیس سال بعد یا تیس سال بعد بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے تو میرے خیال سے اگر اب کی جائے تو نقصان آگے ہونے کا جو اندیشہ ہے، وہ کم ہوگا اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ بات چیت کا ذریعہ تیز کیا جائے۔ جس طرح اپوزیشن کی سائڈ سے ایک قرارداد پیش کی گئی، جس طرح حکومت نے، ساروں نے ملکر اس کو سپورٹ کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ، Federal Interior Minister آئیں اور اس ہاؤس کو بریف کریں کہ کہاں پہ پرابلم ہے، تب ہی جاکر یہ بات اور آگے بڑھے گی اور اپوزیشن اور حکومت سارے ملکر، یہاں پہ تھوڑی دیر کیلئے اگر ہم بھول جائیں کہ کون اپوزیشن ہے کون حکومت ہے اور یہ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ ہم سارے خیبر پختونخوا کے لوگ ہیں، ان کی نمائندگی کرتے ہیں اور انہی لوگوں نے ہمیں یہاں پہ بھیجا ہے، کسی کو زیادہ اکثریت، کسی کو کم لیکن مقصد جو ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کی ترجمانی صحیح طریقے سے کی جائے، ان کے مستقبل کا صحیح فیصلہ کیا جائے اور ان کے مستقبل کو محفوظ کیا جائے، یہاں پہ ہم آئے ہیں اور کسی چیز کیلئے نہیں، باقی ساری چیزیں بعد میں آتی ہیں۔ تو پوائنٹ سکورنگ تقریریں یا اختلاف یہ لڑائی جھگڑے، یہ نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ایشو پہ بات کرنی چاہیے اور ہمارا یہ موقف ہے کہ بات چیت کا جو عمل ہے، اس کو تیز کیا جائے اور ہمیں اس ہاؤس کو بتایا جائے۔ میں پھر سے Repeat کرتا ہوں جو قرارداد پاس ہوئی ہے کہ ہمیں بریف کیا جائے پورے ہاؤس کو کہ کلیئر ہو جائے کہ آیا بات چیت ہو رہی ہے، کہاں پہ ہو رہی ہے، کس کے ساتھ ہو رہی ہے؟ نہیں ہو رہی ہے تو کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ اور آگے کا لائحہ عمل پھر سارے بیٹھ کر طے کریں کہ کہاں پہ کمزوری ہے؟ اس کو نظر میں لائیں اور اس کیلئے بات کی جائے۔ میں اپنی باقی تقریر ختم کرتا ہوں بہر حال

میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کا ماحول Calm رکھا جائے اور ایک دوسرے کا احترام دونوں سائڈ سے کیا جائے۔ یہ میری ریکویسٹ ہوگی سب سے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ مجھے بھی موقع دیں گے کچھ، میں تو آپ کی تقریریں سنتا ہوں نا، تو میرا بھی تھوڑا آپ کو پتہ ہے، بہر حال میں صرف اتنا، جس طرح شہرام خان نے بتایا ہے کہ یہ ہمارا ایک گھر ہے، میں یہاں As a Custodian بیٹھا ہوں اور پورے ہاؤس کا سپیکر ہوں اور میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں اس کے ساتھ انصاف کروں اور کوئی بھی ہو، اپوزیشن سے ہو، حکومت سے ہو جس بھی پارٹی سے ہو اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسری پارٹی یا کسی ممبر کی دل آزاری کرے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں سب کو (تالیاں) کہ وہ جو بھی اپنا موقف بیان کرے، بالکل واضح، کلئیر اور ایک Well mannered طریقے سے اپنا موقف واضح کرے، میں یہ ریکویسٹ کروں گا۔ تو یہ چونکہ کافی ڈسکشن ہوئی ہے، میں بابک صاحب سے اگر یہ ریکویسٹ کروں کہ میں، (مداخلت) ہم سمجھ گئے، ہماری بات ہوگئی ہے، میں ایک منٹ، میں چاہتا ہوں، میں تلخی نہیں چاہتا مزید۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ ایک بات کرلیں، اس کے بعد ہم Adjourn کرتے ہیں۔

جناب سردار حسین: بس وہ سپیکر صاحب نے بات کہی ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد ہم Adjourn کرتے ہیں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! شکریہ ادا کوؤ ستا سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور یہ جو، میں ان کو حذف کرتا ہوں، جو الفاظ شوکت صاحب نے کچھ بولے ہیں، میں ان کو حذف کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا مهرباني، ستا سو شکریه هم ادا کوم سپیکر صاحب! او زه خدائے شته چې مونږ سیاسي خلق یو او مونږ په تنقید باندې نه خفه کیږو خو چې په، جہاں پہ ہم تنقید پہ خفا نہیں ہوں گے لیکن ظاہر ہے جہاں تذلیل کی بات آئیگی تو

میرے خیال میں اور پھر وہ تو میرا دوست بھی ہے، مجھے بہت مشکل پڑ رہی ہے، پھر بھی آپ نے وہ کر دیا ہے، حذف کر دیئے ہیں وہ الفاظ۔ بالکل ہم نے بات کی ہے، اپوزیشن کے سارے ساتھیوں نے بات کی ہے، حکومت کی طرف سے بھی بات آئی ہے۔

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till Monday.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)